REGISTERED L. No. 89.

نور افشاں

حقیقی نور وہ تھا جو دنیا میں آ کے ہر ایک آدمی کو روشن کرتا ہے

جلد ۳۸ | ہر ہفتہ بروز جمعہ لودیانہ سے شائع ہوتا ہے ۱۲ | اگست سنہ ۱۹۱۰ء | نمبر ۳۲

مفید کتابیں! مفید کتابیں!! مفید کتابیں!!!

ریفارم سیریز

۱- اصلاح تمدن ۵/
۲- اصلاح اخلاق ۴/
۳- اصلاح حفظان صحت ۱/
۴- اصلاح زراعت ۱مر
۵- افلاس ہند اور اُسکی تردید ۱/
۶- صنعت اور دستکاری کی ترقی ۲/
۷- بچوں کی پرورش ۶/

یہہ کتابیں نہایت مفید اور دلچسپ
چاہئے کہ ہر ایک گھر میں رکھی جاویں
ہر ایک اسکول کی لائبریری میں رکھی جاویں

اِسلامی سیریز

۱- اسلام میں مسیح ۱۰/
۲- خدائے اسلام ۲/
۳- ینابیع القرآن ۳/
۴- الکفارہ ۱۰/
۵- بائبل یا قرآن ۱۰/
۶- مسیح ابن اللہ ۲/
۷- اثمار شیریں ۴/
۸- میزان الحق ۴/
۹- کشف القرآن ۶/
۱۰- الکندی ۱۲/
۱۱- عقائد اسلامیہ ۱۰/
۱۲- آئینہ قرآن ۶/
۱۳- دین اسلام ۱/
۱۴- ینابیع الاسلام ۸/

یہہ کتابیں خاصکر اس مقصد سے لکھی گئیں کہ اہل اسلام کے ہاتھوں میں دلائی جاویں لیکن وہ ہر ایک مسیحی مبشر کے واسطے بہت ہی فائدہ مند ہیں +

ہندو سیریز

۱- ستیارتھ پرکاش درپن ۸/
۲- سمپردائے ۶/
۳- ویدوں کی تعلیم ۱۰/
۴- وشنو کے دس اوتار ۲/
۵- رشیوں کا آبائی وطن ۲/
۶- ویدوں کی ازلیت و ماہیت ۳ پائی
۷- آواگون یا آئندہ زندگی ۲/
۸- ویدوں کی قربانیاں ۳/

۹- ویدک تصنیفات — ۱/
۱۰- ویدوں کی دیوتا پرستی — ۳ پائی

چاہئے کہ ہر ایک مسیحی کارندہ ان کتابوں کو اپنے پاس رکھے اور اُن سے پوری واقفیت حاصل کریں +

خاصکر مسیحیوں کیلئے

۱- مسیح کی تعلیم - اردو — ۴/ ۸/
۲- مسیح کی تعلیم - رومن — ۱۲/
۳- مسیح کا نمونہ — ۸/
۴- روح سے معمور زندگی — ۴/
۵- طریق دعا — ۴/
۶- بائبل کس طرح پڑھنی چاہئے — ۴/
۷- روحانی طاقت کے متعلق چند سنجیدہ خیالات — ۴/
۸- القاب مسیح — ۴/
۹- اورادِ سیرت المسیح — ۸/
۱۰- راحت القلوب — ۲/
۱۱- مسیح کے خاص دوست — ۸/
۱۲- ہم کس طرح لوگوں کو مسیح کے پاس لاویں — ۴/
۱۳- انجیلِ داؤد — ۲/
۱۴- آپ کس درجے میں سفر کرتے ہیں — ۶ پائی
۱۵- خاندانی فرائض — ۸/

ہم اپنے مسیحی بھائیوں سے منت کرتے ہیں کہ اس فہرست کی کتابوں کو غور سے ملاحظہ کیجئے اور اگر وہ آپکے گھر میں نہیں ہیں تو ضرور انکو خریدئے اور انکا مطالعہ کیجئے خاصکر خاندانی فرائض کو اپنے گھر میں عزیز رکھیں +

تواریخ اور سوانح عمری

۱- بائبل کی تواریخ (ریلیکی) — ۴/
۲- مسیح کی زندگی (سٹاکر) — ۱۲/
۳- حیات پولوس — ۴/
۴- تاریخِ مذہب — ۸/
۵- تاریخ روم — ۸/
۶- تاریخ مصر — ۸/
۷- مرقع روس — ۸/
۸- یروسلم کے آخری ایام — ۸/
۹- سکندر اعظم — ۲/
۱۰- یونانی تواریخ — ۶/
۱۱- بشپ فرنچ کی سرگذشت — ۳/
۱۲- بشپ پیٹرسن کی زندگی کے حالات — ۲/
۱۳- چارلس - ایچ - سپرجن کی سوانح عمری — ۱/
۱۴- ڈاکٹر جڈسن کی سوانح عمری — ۳/

ہر ایک آدمی جو فرصت کیوقت ایسی کتابیں پڑھنی چاہتے ہیں جن سے عقلی و قلبی فائدہ حاصل ہو کتابیں مذکورہ بالا پڑھنے کی کوشش کریں +

دلکش کتابیں

۱- پاسٹرشی - ایک چینی پاسٹر — ۶/
۲- مارکوپولو — ۸/
۳- انگلستان کے خانگی حالات — ۶/
۴- رومتہ الکبرٰا — ۶/
۵- سیر ہند معہ تصویریں — عسہ
۶- شہیدان کا رتھج — ۱۲/
۷- حالات جاپان — ۳ و ۸/
۸- طلائی شمعدان — ۴/
۹- رابنسن کروسو — ۱۲/
۱۰- طیطس رفیقِ صلیب — ۸/
۱۱- راسپال سنگھ رومن — ۸/
۱۲- راسپال سنگھ اردو — ۴/
۱۳- تلاش حق — ۴/
۱۴- تلاش حق رومن — ۶/
۱۵- شریف بیبیاں معہ تصویرات — ۶/
۱۶- سورج پرکاش — ۶/ و ۱۲/
۱۷- عزت بیتاں — ۵/ و ۸/
۱۸- چندر لیلا — ۶/
۱۹- ابنِ حُور — ۸/
۲۰- زرین ملک کی تلاش — ۸/
۲۱- شعاع نور - اول و دویم حصہ — ۵/
۲۲- چھلنی اور کرونا — ۴/
۲۳- یوڈیاس اگاسے — ۱۲/
۲۴- تارا کا حال — ۱۳/
۲۵- شاہزادہ بن داؤد حصہ اول و دویم — عسہ
۲۶- کلیاں اور مایا — ۲/
۲۷- فوز العظیم — ۲/
۲۸- دولت لازوال — ۸/

یہہ سب کتابیں خاصکر جوانمرد اور عورتوں کے لئے لائق ناولوں کی طرح دلکش اور انکے مطالعہ سے عقلی اور قلبی فائدہ حاصل ہوتا ہے +

خاندانی لائبریری کے لائق ہیں
سنڈے سکول لائبریری کے لائق ہیں
ہر ایک سکول کی لائبریری کے لائق ہیں

متفرقات

۱- معجزات مسیح — عہ
۲- واعظین از مسیحی - تین جلدیں — عہ
۳- نجات کی تعلیم — ۱۲/
۴- تنویر الطہن فی فصاحت القرآن — ۸/
۵- آگسٹن کے اقرارات — عہ
۶- عیسائی مسافر تصویردار — [illegible]
۷- راہ زندگی — ۱۲/
۸- موازنہ مذاہب رومن — ۸/
۹- گنجینۂ اسلام — ۸/
۱۰- دینِ حق کی تحقیق — ۳/
۱۱- کشف الحقائق — ۸/
۱۲- خدا کی ہستی — ۱۲/
۱۳- حقیقت مسیح — ۸/
۱۴- حیاتِ مسیح — ۱۲/
۱۵- بائبل کا الہام — ۸/ و ۱۲/
۱۶- گورنمنٹ انگلستان کی تاریخ حکومت — ۸/
۱۷- راہ نجات — ۴/
۱۸- عہد جدید — ۸/
۱۹- ایک چینی سیاح کا سفرنامہ — ۴/
۲۰- مشاہیر عالم — ۴/
۲۱- ہند میں قومیت — ۱/
۲۲- دو سوال - ناستک تعلیم کا رد از روئے فلاسفی — ۳/
۲۳- شادی کی بابت — ۱/
۲۴- تاریخ طاعون — ۶ پائی

یہہ کتابیں منیجر کرسچن بُک سٹور لودیانہ سے بذریعہ وی - پی - یا نقد قیمت پر مل سکتی ہیں



نورافشان

لودیانہ - جمعہ - ۱۲ اگست ۱۹۱۰ء

فہرست مضامین

اخبار کی بہار

آئیس لینڈ ملک میں نہ جیلخانے ہیں اور نہ چوریاں ہوتی ہیں۔ یہاں کے لوگ ایسے ایماندار ہیں کہ قفل وغیرہ لگا کر حفاظت کرنے کی کوئی ضرورت نہیں ہوتی۔ ایک ہزار برس ہوا یہاں صرف دو چوریاں ہوئی ہیں ؞

شاہی اردلی کے ہندوستانی سپاہی اب ہندوستان میں پہونچ گئے ہیں۔ وہ کہتے ہیں کہ شاہ مرحوم کے جنازے سے زیادہ شان وشوکت والا منظر نہیں دیکھا تھا ؞

سری حضور مہاراجہ صاحب بہادر چمبہ کے ٹیکہ صاحب جنگلات میں شکار کھیلتے تھے کہ ایک افسوسناک حادثہ وقوع میں آیا بندوق کا گھوڑا دفعتاً دب گیا۔ اس کی گولی ٹیکہ صاحب کے پیر میں جا لگی اور وہ اب زیر علاج ہیں۔ تاہم خیر گذری ؞

سُنا جاتا ہے کہ مونسون کی لہر آجکل بہت کمزور ہے اور اندیشہ ہے کہ ابھی چند روز عالگیر بارش نہ ہوگی بارش اب تک بہت کم ہوئی ہے۔ اگر یہی حالت رہی تو فصلوں کی حالت ابتر ہو جاویگی

افسوس کہ سرلوئیس ٹیپر سابق فنانشل کمشنر پنجاب ۳۰ جولائی ۱۹۱۰ء کو ولایت میں فوت ہو گئے -

دربھنگہ میں ہیضہ زور شور سے پھوٹا ہے۔ افسوس

قرم سے خبر آئی ہے کہ انگریز اور افغان کمشنر جو سرحد کے

معاملات کے تصفیہ کے لئے مقرر ہوئے تھے عمدہ طور پر کام کر رہے ہیں۔ کئی اہم امور باہم رضامندی سے طے ہو گئے ہیں۔ یہ کمیشن ہاوی تورم میں کام کر رہی ہے۔

امریکہ روسی چینی بینک کا منیجر ۱۱ لاکھ ڈالر سے لیکر کہیں بھاگ گیا بلاسے غیروں کا روپیہ تو گیا۔

ہند اور عدن کے پیغامات تار کی شرح بجائے ۸ کے ۲ ر فی لفظ کی گئی ؞

دفتر ٹریفک منیجر لکھنو کے چار کلارکوں پر مقدمہ دائر ہے کہ ردی پاس مکرر استعمال کئے تھے۔

بمبئی میں ہندیاں ٹرنسوال کی امداد کا چندہ ۸۰ ہزار ۵۲ روپیہ تک جمع کیا گیا ہے ؞

ہندوستان کے امپیریل گزیٹیر کی نئی اشاعت پر ۱ لاکھ ۸۰ ہزار پونڈ خرچ آیا ہے ؞

سٹیشن کراچی کا ایک گڈس کلرک پکڑا گیا الزام یہ کہ ۵۰ ہزار روپیہ کی رشوت لی تھی ؞

قلمرو کشمیر میں ۳ جولائی تک ہیضے کی ۱۹۰۸ کیس ۷۵ فوتیاں ہوئی ہیں ؞

کلکتہ میں ایک شخص نے زندہ بکرے کی کھال کھینچی اس بیرحمی کے لئے ۲۰ روپیہ جرمانہ ہوا۔

فاضلکا فیروزپور میں سرلوئس ڈین صاحب بہادر کے نام سے ایک ہسپتال قایم کیا گیا۔

ڈیرہ غازیخاں کا نیا شہر آباد کر رہے ہیں کہتے ہیں کہ

مرحوم ملک معظم سے منسوب کیا جاوے ؞

ساورکر کے لانے کو تین ہندی پولیس مین لندن گئے تھے ان میں سے ایک گاڑی کے نیچے کچلکر مر گیا تھا۔

تحصیل الہ آباد میں ایک زمیندار کے مالیہ کا ۵۰۰ روپیہ کا نیکہ چھپکنے میں گم ہو گیا۔ افسوس!

لاہور کے سرکاری باغ میں ایک کلاس مالیوں کے سکھلانے کے لئے کھولینگے ؞

زراعتی کالج لائلپور کی فیس پنجابیوں کے لئے بارہ روپیہ اور غیر ممالک کے طلبا سے ۲۷ روپیہ ماہوار مقرر ہوئی ہے۔

امیر کابل نے حکم دیا ہے کہ کال کی وجہ سے جو دوسرے ملکوں کو تکلیف ہو رہی ہے تو ان کا لک اس میں نہ پھنس جاوے اسلئے سخت حکم دیا ہے کہ کسی قسم کا غلہ اس کے علاقہ سے باہر نہ جاوے اور نہ گھوڑے وغیرہ سوداگر ملک سے باہر لے جاویں۔ سزا سخت مقرر کی گئی ہے ؞

ملک جرمنی میں بارشوں کی اس قدر زیادتی ہوئی ہے کہ ہزاروں آدمی مر گئے ہیں اور مکانات وغیرہ مسمار ہو گئے ہیں۔

دنیا میں ۸۰ فی صدی اخبارات انگریزی زبان میں شایع ہوتے ہیں۔

ملکہ معظمہ شہنشاہ ایڈورڈ مرحوم کو اظہار ہمدردی کی چٹھیاں اور چٹھیات کا شمار ۱۵ ہزار تک پہونچا ہے۔

امریکہ میں تجویز ہو رہی ہے کہ عورتوں کو پولیس مین بنایا جاوے۔ تاکہ وہ عورتوں اور لڑکوں کی بخوبی نگرانی کر سکیں۔

اڈیٹوریل نوٹس

بلندی پستی

نمبر ۱۲

اب چند ایک خیالات اس بلندی اور پستی کی نسبت پیش کئے جاتے ہیں کیونکہ ان دونوں حالتوں کا بہت بڑا اثر ایمانداروں پر ہوتا ہے۔ بلکہ ان دو بڑے کاموں کا نتیجہ مومنوں کو خوشی اور راحت اور بیشمار روحانی فوائد بخشتا ہے۔ اگر یہ ناجی گنہگاران اپنی بلندی اور جلالی مراتب کو چھوڑ کر اس بعین دنیا میں نہ آتا اور خدا کی شریعت کو پورا نہ کرتا اور گناہ کا کفارہ ادا نہ کرتا تو گنہگار کی جان پر وبال ہوتا اور وہ ہلاک ہو جاتا۔ اور اگر یہ نجات دہندہ انسانی صورت اور پست حالی کو اختیار نہ کرتا تو کوئی نجات کا کام انجام نہ پاتا۔ اور چونکہ وہ آپ ہی شخص منجی ہو جہاں خداوند ہمارا المسیح اس پست حالی کے بعد اپنے جلال میں داخل ہو گیا اور اپنے اعلیٰ درجے پر خدا کے پر جلال مرتبے پر سرفراز ہو گیا۔ اب وہ اپنے ایمانداروں کو اپنے پاس خدا کے حضور پہونچانے پر قادر ہے۔ اور اس طرح سے اُس کی بلندی اور پستی ہر دو سے ایماندارونکو فایدہ حاصل ہے۔ اور کیسا عجیب معاملہ ہو کہ یہ نجات دہندہ ہر صورت سے گنہگاروں کے ساتھ ہو کر آخر تک اُنکو سرفراز کرتا اور آسمانی خوشیوں تک اُن کے شامل بلکہ ہمیشہ اور ابدالاباد تک اُنکے ہمراہ رہیگا۔

کس کو انکار ہو سکتا ہے کہ مشنری صاحبان نے اس ملک کو اپنے رفاہ عام کاموں سے اس درجے تک مشکور و ممنون کر دیا ہے کہ ہر کہ ومہ اُن کا ثناخواں ہے۔ اگرچہ مذہب کے اعتبار سخت مخالفت اور ضد لوگوں کے دلوں میں بھری ہوئی ہے۔ مگر تاہم وہ مشنریوں کے احسانوں کی وجہ سے مخالفت کے جوش کو بھڑکاتے بھڑکاتے رک جاتے ہیں اور سوا تعریف کرنے کے اور کچھ کر نہیں سکتے۔ ہمعصر پرکاش ذیل کی عبارت مورخہ ۶ اگست سنہ ۱۹۱۵ء کے پرچے میں شایع کرتا ہے۔ "ہندوستان میں معمولی تعلیم کے مشن اسکولوں میں کامیابی ہوتی نہ دیکھکر (دیکھو نگر معلوم ہوا۔ کیا مشنریوں نے اسکول بند کر دیئے؟) اب عیسائیوں کو کام کے نئے نئے میدانوں کی تلاش ہے۔ پہلے تو مشن ہسپتال قایم کئے۔ (کیا اب بند کر دیئے) چنانچہ اُن سے اُنکو خاطر خواہ کامیابی ہوئی ہی ہو (لفایہ۔ تو آپ لوگوں ہی کا ہے؟) اب اُنہوں نے تجربے سے یہ سیکھ لیا ہے کہ غریب ہندوستان میں ودیادان دینے سے تو عیسائی دہرم کامیاب نہیں ہو سکتا (یہ خیال تو آپ کا ہو۔ مگر مشنریوں کا ہرگز نہیں) البتہ بھوکوں کو کھانا کھلانے سے اور بیماروں کو دوائی دینے سے وغیرہ کے امدادی کاموں سے کئی مفلس اور محتاج اشخاص اس امداد کے احسان کے بوجھ سے دبے ہوئے مسیح کے گلے میں جس آسانی کیساتھ (آجکل سب قوموں کے لوگ آریہ گلے میں کس طرح آتے ہیں؟ کیا یہی وجہ تو نہیں؟)۔ شامل ہو سکتے ہیں۔ اب اُنہوں نے ہندوستان میں صنعتی اسکولوں کے جاری کرنے کی تجویز کی ہے جس سے لوگوں کے دماغ تو اعلیٰ نہوں (ویدک علم نے تو دماغ اعلیٰ نہ کئے) مگر کام سکھلانے کے زمانہ میں اُنکو مسیحی دین کی تلقین کر کے اپنے گروہ میں شامل کیا جاوے۔ اس غرض کے لئے مسٹر سوبسٹرنے دس لاکھ ڈالر کے لئے انگریز دانیوں سے اپیل کی ہے جو اُمید ہے کہ بہت جلدی جمع ہو جائینگے۔ دیکھئے مشنریوں کی نیت اور محنت و کوشش اور دیکھئے ایک ملک کے بہی خواہ آریہ کی رائے۔ افسوس آپ تو کچھ کرتے نہیں اور جو دوسروں کی بہتری کرنے اور کرنا چاہتے ہیں اُن پر نکتہ چینی کی جاتی ہے۔

ہمعصر اخبار بدر قادیان ہمارے نامہ نگار کے مضمون ارکان ستہ پر کچھ اعتراض کرتے ہوئے بجز ہنسی اور مخول کے دین عیسوی کے چند ایک عقیدوں پر اعتراض کر کے دین عیسوی کو بالکل باطل ٹھہرانے کی کوشش کرتے ہیں جو اہل اسلام کا موروثی ڈھنگ اور مشہور وطیرہ ہے۔ اگر ہم چاہیں تو اس کی ایک ایک بات پر بڑا طول اور طویل جواب لکھ سکتے ہیں۔ مگر چونکہ ہمعصر کا مطلب اس تحریر سے ٹھٹھا اور مذاق کرنا ہی تھا۔ اس لئے ہم اس خیال سے کہ حق گفتہ بہ اچھا ہوتا ہے دین عیسوی کے حق میں حق کا اظہار کئے بغیر رہ نہیں سکتے اور صرف ذیل کی چند سطروں پر ہی اکتفا کرتے ہیں۔ اور اصل باتوں کا جواب تو شاید راقم مضمون دے پر ہم مندرجہ ذیل باتوں کا مختصر جواب دیتے ہیں۔

ہمعصر کے مضمون میں سے ذیل کے اعتراض نکلتے ہیں۔

۱۔ عیسائی انسان کے بچے کو خدا قرار دیتے ہیں۔ ۲۔ تثلیث پر اعتراض ۳۔ بائیبل کے منجانب ہونے پر اعتراض ۴۔ کفارے پر اعتراض ۵۔ عشائے ربانی پر اعتراض ۶۔ یسوع مسیح کے گدھی کے بچے پر سوار ہونے پر تمسخر۔

۱۔ کوئی عیسائی ایسا عقیدہ نہیں رکھتا۔ انسان کے بچے کو کوئی خدا نہیں کہتا پر یہ عقیدہ ہے کہ کلمتہ اللہ و روح اللہ مجسم ہو کر انسانی وجود میں ظاہر ہو گیا۔ ۲۔ تثلیث کا مسئلہ خدا کی ذات کا راز ہے۔ چونکہ خدا لامحدود اور اُس کی ذات لامحدود ہے۔ لہذا اُس کا بخوبی سمجھنا عقل انسانی سے باہر ہے۔ صرف ایمان سے یہ مانا جاتا ہے اور یہ ایمان لایا جاتا ہے کہ یہ تثلیث ہی واحد خدا ہے نہ کہ تین خدا یا معبود مانے جاتے ہیں۔ ۳۔ بائیبل کے منجانب اللہ ہونیکو آپکا قرآن جا بجا مانتا ہے۔ آپ اسکو رد کریں تو قرآن کی مخالفت کرو گے جو آپ کسی طرح سے کر نہیں سکتے۔ لہذا بائیبل کا سچ ہونا قرآن سے ثابت ہے۔ ۴۔ کفارے پر یعنی آدم کی نجات ہے اگر یہ نہیں لاچار گنہگار کفارے کو رد کرے تو کیا اُمید ہے کہ وہ بچ سکیگا۔ کفارہ ہی معافی اور نجات کا ذریعہ اور فضل کا منبع ہے۔ ۵۔ عشائے ربانی کی رسم کو سمجھنا ذرا مشکل ہے کیونکہ یہ ایمانداروں کی رفاقت اور یگانگت کا سبب ہے پر یہ روحانی رسم دنیا میں نظیر نہیں رکھتی۔ اور غیر مسیحی اُس کی حقیقت کو سمجھنے سے قاصر رہتے ہیں۔ ۶۔ تمسخر کا جواب خاموشی عقلمندوں کے نزدیک ٹھہرایا ہوا ہے۔ اس لئے صرف یہ کہہ کر کہ یہ عمل خاکساری اور فروتنی اور عظمت کا خیال ظاہر کرنے کے لئے کیا گیا تھا۔ ہم ختم کرتے ہیں۔



عیسائی دین کی مخالفت جس قدر ہو چکی ہے۔ اور ہو رہی ہے اور کسی دین کی نہ کبھی ہوئی ہے اور نہ ہو گی۔ لوگ عیسائی دین کی سچی اور سیدھی باتوں کو کبھی ماننے کے لئے تیار نہیں ہوتے خواہ مخواہ صاف اور عام فہم باتوں میں پیچیدگیاں ڈالنا چاہتے ہیں اور ناحق اور فضول اعتراضات گھڑ کر بحث کے لئے تیار ہو جاتے ہر ایک مذہب کے پیرو مختلف قسم کی کتابیں شائع کرتے اور سخت سست الفاظ سے ایک دوسرے کو رنج پہونچاتے ہیں۔ یہاں تک کہ کھلی گالیوں تک اُتر آتے ہیں۔ کوئی بھی اخبار کسی مذہب کا ایسا نہ ہوگا۔ جس میں عیسائی مذہب پر کوئی نہ کوئی حملہ نہ ہوگا۔ بعض تو تعصب سے ایسے اندھے ہو کر فضول اور بے موقعہ سوالات کرتے ہیں۔ کہ جن سے اُن کی عیسائی مذہب سے پوری ناواقفی معلوم ہوتی ہے بعض جو کچھ تحریر کرتے ہیں فقط حجت لگانے اور ہنسی اُڑانے کی نیت سے لکھتے ہیں۔ شاید کوئی ہوگا جو نیک نیتی سے تحقیق کے خیال سے سوال کرتا ہوگا۔ اور بعض تو بُرا بھلا کہنے کے کچھ اور سروکار نہیں رکھتے اور اپنی ضد کا اور دشمنی کا پورا ثبوت دیتے ہیں۔ پر دین عیسوی کے پیرو سوا اچھی اور ضروری جوابات کے اور کسی بات کا خیال نہ کر کے نجات کے بھاری اور گراں بہا مژدہ کا اعلان دینے سے باز نہیں آتے۔ اور بڑی برداشت سے کام کئے جاتے ہیں۔ کیونکہ وہ سب کی نجات چاہتے ہیں۔

ایک روسی امیر نے نیویارک میں ایک مکان مقوے کا بنایا گیا ہے۔ جس میں ۱۸ کمرے ہیں اور اسی ہزار روبل اُس کی قیمت ہے۔ یہ کاغذی مکان مضبوط اس قدر ہے کہ بارش اور طوفان کا سنگی عمارات کی طرح مقابلہ کرتا ہے۔ اسی طرح جرمن ملک میں بمقام ناروے میں ایک مقوے کا بنا ہوا گرجا ہے جس میں ہزار آدمی عبادت کر سکتے ہیں۔

ملک معظم مرحوم کی یادگار لاہور کا چندہ اب ۴۴۹۰۷ روپیہ تک جمع ہو چکا ہے۔

دینی سوال و جواب

ایڈیٹر ریویو آف ریلیجنز کو جواب

قولہ: لڑائی کے وقت بتوں کو اپنے قلب لشکر میں اس طرح رکھنا جس طرح بادشاہ اپنے لشکر کے وسط میں کھڑے ہوتے ہیں۔ اور مقابلہ میں اپنے بتوں کی جے پکارنا جس طرح سپاہی اپنے بادشاہ کا نام فتح کے وقت پکارتے ہیں۔ صاف ظاہر کرتا ہے کہ وہ اپنے بتوں کے سپاہی خیال کرتے تھے اور اُن کی ساری لڑائیاں اپنے بتوں کی عزت کے لئے تھیں چونکہ اسلام کا حملہ اُن کے بتوں پر تھا۔ اسلئے اپنے بتوں کی حمایت میں اُنکی سلطنت قائم کرنیکے لئے وہ اسلام پر حملہ کر کے اسکو نابود کرنا چاہتے تھے۔

اقول۔ ایڈیٹر صاحب کئی دفعہ اپنے مضمون اشاعت اسلام میں صفائی کے ساتھ انکار کر چکے ہیں کہ قریش کیساتھ اسلام کی لڑائی دینی معاملات میں بالکل نہ تھی بلکہ مسلمانوں کے حملے خود حفاظتی کے تھے پر اس جگہ وہ صاف اقرار کرتے ہیں کہ اسلام کا مقابلہ قریش کے ساتھ دینی بنیاد پر تھا۔ وہ بت پرست تھے۔ اپنے بتوں کو مانتے اور اُن کی عزت کرتے تھے۔ اور اسلام اُن کو اس کے لئے مقابلہ کرنا جنگ کرنا اور کشت و خون کرنا تھا کیا دوسرے معنوں میں یہ صاف اقرار اس بات کا نہیں ہے کہ قریشیوں کے ساتھ اسلام کی دینی عداوت اور دشمنی تھی۔ اور تمام معاملہ خود حفاظتی کا نہیں بلکہ خاص طرفین کا آپس کا مذہبی جنگ تھا۔ لیکن اگر ایڈیٹر صاحب قریشیوں کی کسی تواریخ سے یہ امر ثابت کر دیوے تب تو یہ بات قابل تسلیم ہو سکتی ہے ورنہ اسلام کی دین میں جبر اور سختی تو اس واقعہ سے خود ہی ایڈیٹر صاحب نے مان لی۔

قولہ۔ اس جنگ سے دو بڑے فائدے حاصل ہوئے اوّل تو منافقین کا نفاق اور یہود کا عناد صاحب بہود سے کھل گئے۔

اقول۔ ایسے ایسے موقعہ دیکھ کر اور تجربہ حاصل کر کے بیچارے قریشیوں کو زیر کیا گیا۔ اور آخر کو اُن کو کامل شکست دے کر خود تمام عرب اور قرب و جوار کے ممالک کے مالک بن گئے۔

قولہ۔ دوسرا مسلمانوں کو یہ سبق حاصل ہوا کہ اُن کی کامیابی کی مدار کسی اُن کی اپنی طاقت اور قوت پر نہیں۔ بلکہ خدا تعالے کے ہاتھ میں ہے۔ اور اس بات پر موقوف ہے کہ وہ رسول کی اطاعت میں کسی وقت روگردانی نہ کریں۔

اقول۔ یہ ہی تو چالاکیاں اور حکمتیں تھیں۔ جن کے سبب سے ہر پیرو سے خبردار ہو کر بانی اسلام نے قریشیوں پر غلبہ حاصل کر لیا تمام کامیابی کا سبب تو یہ ہی تھا کہ مسلمان جان توڑ توڑ کر لڑتے اور ہر صورت سے فائدہ حاصل کرتے تھے۔ اور آنحضرت کی تابعداری میں تو ہم اُن کی تعریف کرتے ہیں۔ اس کا سبب یہ ہی تھا کہ وہ ہر وقت اُس کا وعظ بھی کیا کرتے تھے۔ اور پُر جوش الفاظ میں اُن کو ترغیب دیا کرتے تھے۔ جس سے اُن کے دل جوش سے بھر جایا کرتے تھے۔

قولہ۔ رسول کی معصیت سے اُن کو شکست کا منہ دیکھ کر اُن پر ثابت کر دیا کہ اطاعت کیسی ضروری ہے۔ یہ ایک ایسا سبق مسلمانوں کو سکھلایا گیا جس کی قیمت کا اندازہ اس نقصان کے اندازہ سے زیادہ ہے۔ جو مسلمانوں کو احد کے دن پہونچا

باقی آئندہ

سال گذشتہ میں پنجاب میں ۱۰۰۵۹۱۰ بچے پیدا ہوئے اور ۶۲۱۰۰۳ آدمی فوت ہوئے۔

گذرے سال کراچی بندر کی مال کی تجارت کا شمار ......۴۵ روپیہ کا تھا جو بندر مذکور پر آیا اور گیا۔

آئندہ کو دیسی ریاستوں سے جو افیم پنجاب میں آوے گی اُس پر فی سیر تین روپیہ محصول لگیگا۔

صوبہ سرحدی میں گذشتہ سال اسٹامپ کی بکری ۵۱۴۱۱۹ روپیہ کی ہوئی تھی۔

اقتباس

محنتوں کا صلہ

دنیا کی تواریخ میں ایک رومی سپاہی کا عجیب بیان پڑھنے میں آیا ہے جس نے ۴۰ برس اپنے ملک کے لئے بڑی جانفشانی سے خدمت کی۔ دس برس تو وہ سپاہی کی حیثیت میں رہا۔ اور تیس برس افسر کی۔ اس اثنا میں اُس نے ۱۲۰ لڑائیاں لڑیں اور ۴۵ دفعہ سخت زخمی ہو کر اچھا ہو گیا۔ اُس نے اپنی بہادری کے لئے ۱۴ اعلیٰ خدمت کے Civic Crowns تاج پائے۔ کیونکہ اُس نے ایک رومی رئیس کی جان بچائی تھی اور خندقوں کو پھاندنے کے لئے اُس نے تین Mural Crowns پائے اور ایک رومی افسر کو بچانے کے لئے اُسکو آٹھ سونے کے تاج Golden Crowns اُس کے گھر میں ۸۳ سونے کی زنجیریں تھیں۔ ۶۰ حمائل تھیں ۱۸ سونے کی ٹوپیاں تھیں ۴۲ Horse Trappings تھیں اور یہ سب چیزیں لڑائی کی لوٹ میں سے اُسکو دستیاب ہوئی تھیں چاہیے کہ مسیحی جنگی خادم بھی اسی طرح محنت کش ہوں اور اپنے شفیع کے نمک حلال ہوں۔ تب اُنکو جلالی اور قیمتی انعام عطا ہونگے جو مذکورہ بالا چیزوں سے بدرجہا بہتر اور قیمتی ہیں۔ اور رومی سپاہی کی قدر و شان سے کہیں بڑھ چڑھ کر ہیں ۔ بیٹ۔

کیکسٹن ہال لندن کے ایک پولیٹکل جلسہ میں ہمارے لالہ لاجپت رائے نے دل کھولکر اپنا بخار نکالا۔ کہا سرکار اہل ہند کی مردانگی کو جو بس رہی ہے حب الوطنی و اولوالعزمی جرم قرار دیئے گئے ہیں۔ واہ

مراسلات

ارکان ستہ

اب جائے غور ہے کہ توریت کو نہ صرف یہود و نصاریٰ کو حدیث بالا میں حضرت کی کے ہاتھ ایک عمدہ موقع لگا ہوا دکھایا گیا ہے کہ آپ کا شاگرد خود توریت پڑھ رہا ہے پر غور سے دیکھو کہ بجائے اسکے کہ آپ توریت کو ثبوت نبوت بنا کر عمر بن خطاب کو اپنی بشارتیں دکھائیں۔ آپ توریت کے پڑھنے سے لال ہو رہے ہیں اور قسم کھا کر فرما رہے ہیں کہ اگر موسیٰ ظاہر ہوتے تو تم سب مجھو چھوڑ کر اس کی پیروی کرتے۔ اور باقی حصہ کلام کا بالکل خلاف قرآن ہو۔ کہ موسےٰ اگر میری نبوت کو پاتا تو میری پیروی کرتا کیونکہ قرآن عربی موسیٰ اور اسکی توریت کو حضرت کا امام بتاتا ہے۔

۲۔ مظاہر حق جلد اول صفحہ ۱۱۸

وعن زیاد بن لبید قال ذکر النبی صلی اللہ علیہ وسلم ...... اَوَلَیْسَ ھٰذِہِ الْیَھُوْدُ وَالنَّصَارٰی یَقْرَءُوْنَ التَّوْرَاۃَ وَالْاِنْجِیْلَ لَا یَعْمَلُوْنَ بِشَیْءٍ مِّمَّا فِیْھِمَا۔ رَوَاہُ اَحْمَدُ وَابْنُ مَاجَۃَ وَرَوَی التِّرْمِذِیُّ عَنْہُ نَحْوَہٗ وَکَذَا الدَّارِمِیُّ عَنْ اَبِیْ اُمَامَۃَ۔

ترجمہ۔ اور روایت ہے زیاد بن لبید سے کہا ذکر کیا حضرت نبی صلی اللہ علیہ وسلم نے ...... کیا نہیں یہ یہود اور نصاریٰ پڑھتے تورات اور انجیل کو نہیں عمل کرتے کچھ اُس چیز سے کہ بیچ اُن کے ہے۔ روایت کی یہ احمد اور ابن ماجہ نے اور روایت کی ترمذی نے زیاد سے مانند اسی کے اور اسی طرح دارمی نے ابی امامہ سے۔

راویوں کا اور حضرت کی کا قول مذکور صریح حقیقت ظاہر کرتا ہے۔ کہ حضرت کی توریت و انجیل سے ناواقف ہو کر اور توریت و انجیل کو عدم ثبوت جانکر استعمال کرتے ہیں۔ اور جبکہ آپکو توریت و انجیل کا علم ہی نہ تھا تو آپ کیونکر یہود و نصاریٰ کے طریق عمل کا وزن کر سکتے تھے ۔ اگر اہل الکتاب توریت و انجیل پر عمل نہ کرتے تھے تو ان کے لئے یہ عذر تھا کہ وہ نبی نہیں ہیں۔ مگر حضرت کی کا توریت و انجیل پر عمل نہ کرنا کیا عذر رکھتا ہے ۔ پھر یہ الزام قرآن عربی کی تعلیم کے خلاف ہے۔ دیکھو تعلیم القرآن باب ششم فصل چہارم کو۔

ایک اور حدیث بیہقی نے دلائل النبوت میں انس رضی اللہ تعالےٰ سے روایت کی ہو جو یہ ہے۔

اَنَّ غُلَامًا یَھُوْدِیًّا کَانَ یَخْدِمُ النَّبِیَّ صَلَّی اللّٰہُ علیہ وَسَلَّمَ یَعُوْدُہٗ فَوَجَدَ اَبَاہُ عِنْدَ رَاْسِہٖ یَقْرَءُ التَّوْرَاۃَ فَقَالَ لَہٗ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلے اللہ علیہ وسلم یَا یَھُوْدِیُّ اَنْشُدُکَ بِاللّٰہِ الَّذِیْ اَنْزَلَ التَّوْرَاۃَ عَلٰی مُوْسٰی ھَلْ تَجِدُ فِی التَّوْرَاۃِ نَعْتِیْ وَصِفَتِیْ وَمَخْرَجِیْ قَالَ لَا قَالَ الْفَتٰی بَلٰی وَاللّٰہِ یَا رَسُوْلَ اللّٰہِ اِنَّا نَجِدُ لَکَ فِی التَّوْرَاۃِ نَعْتَکَ وَصِفَتَکَ وَمَخْرَجَکَ وَاَنِّیْ اَشْھَدُ اَنْ لَّا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَاَنَّکَ رَسُوْلُ اللّٰہِ فَقَالَ النَّبِیُّ صلے اللہ علیہ وسلم لِاَصْحَابِہٖ اَقِیْمُوْا ھٰذَا مِنْ عِنْدِ رَاْسِہٖ وَلُوْا اَخَاکُمْ ۔

ترجمہ

بیشک تحقیق ایک لڑکا یہودی حضرت صلے اللہ علیہ وسلم کی خدمت کیا کرتا تھا پس بیمار ہو گیا وہ۔ پس نبی صلے اللہ علیہ وسلم اس کے پاس پوچھنے کو آتے ہیں اُسکے باپ کو اُسکے سر کے پاس توریت پڑھتے پایا۔ سو حضرت نے اُسکو فرمایا اے یہودی میں تجھ کو اُس ذات کی قسم دیتا ہوں جس نے موسیٰ پر توریت اتاری۔ کیا میری صفت اور میرا نکلنا توریت میں پاتا ہے ۔ اُس نے کہا نہیں۔ اُس جوان نے کہا کیوں نہیں قسم ہے اللہ کی یا رسول اللہ ہم آپ کی تعریف اور نکلنا توریت میں پاتے ہیں۔ باقی آیندہ۔



ویدوں کی اصل

لہٰذا سکمبھ کے معنے سنبھالنے والے کے ہیں۔ اگر پُرش اور سکمبھ پرماتما کے لقب ہوں تو مذکورہ بالا دونوں منتروں کے بموجب وید پرماتما سے پیدا ہوئے ہیں۔ صرف دقت یہ ہے کہ پُرش کی قربانی سے کیا مراد ہے؟ پُرش سو کتہ میں پُرش کو تو خالق بھی قرار دیا۔ خالق کی قربانی سے ویدوں کا پیدا ہونا اہل ہنود کے موجودہ خیال میں ایک عجیب بات ہے۔

سوامی دیانند سرسوتی نے ان دونوں منتروں کو ویدوں کے ایشور کرت ہونے کے ثبوت میں پیش کیا۔ لیکن ایسے اور منتر ہیں جنکو سوامی جی نے اقتباس نہیں کیا۔ کیونکہ اُن منتروں سے ویدوں کا مخرج اور ہی کچھ معلوم ہوتا ہے۔ مثلاً

۳- وید اندر سے پیدا ہوئے۔

स वै ऋग्भ्योऽजायत तस्मादृचोऽजायन्त।

"وہ (یعنی اندر) رچوں سے پیدا ہوا اور رچائیں اس سے پیدا ہوئے" اتھروید ۱۳: ۴: ۳۸۔ اس منتر میں اندر دیوتا کی طرف اشارہ ہے۔ شاید کوئی پوچھے کہ یہ تو بڑی عجیب بات ہے کہ رچوں سے اندر اور اندر سے رچیں پیدا ہوں۔ ناممکن ہے۔ اسکے جواب میں اتنا کہنا بس ہوگا کہ رشیوں کے اس قسم کا مسئلہ ہے جیسے ان دنوں میں انڈے سے مرغی اور مرغی سے انڈا۔ یا بیج سے درخت اور درخت سے بیج کہتے ہیں۔ سو رچاؤں سے اندر کا پیدا ہونا اور اندر سے رچاؤں کا پیدا ہونا کچھ عجیب بات نہیں ہے۔

۴- وید کال سے پیدا ہوئے۔

कालादृचः समभवन् यजुः कालादजायत।

"کال (زمانے) سے رچیں پیدا ہوئے۔ اور کال سے یجر پیدا ہوا۔" اتھروید ۱۹: ۵۴: ۳۔

۵- وید یگ کے جھوٹ کوٹ سے پیدا ہوئے۔

ऋचः सामानि छन्दांसि पुराणं यजुषा सह। उच्छिष्टाज्जज्ञिरे सर्वे दिवि देवा दिविश्रितः॥

"رچ۔ سام۔ چھند۔ اور یجر کیساتھ پران اور آسمان میں آسمان کے رہنے والے سب دیوتے اُچھشٹ (یعنی یگ کے جھوٹ کوٹ) سے پیدا ہوئے۔" اتھروید ۱۱: ۷: ۲۴۔ اس منتر کے مطابق نہ صرف وید بلکہ پُران بھی اُچھشٹ سے پیدا ہوا۔ گمان ہے کہ یہاں پر پُران سے موجودہ اٹھارہ پُران مُراد نہیں۔ بلکہ کسی اور قسم کی قدیم تصانیف مُراد ہیں۔

سوامی دیانند نے مذکورہ بالا سکمبھ والے منتر کے سوا اتھروید کے ان منتروں کو اقتباس نہیں کیا۔ ایسے بڑے پنڈت ان منتروں سے واقف نہ تھے سو تو نہیں۔ بلکہ سوامی جی نے ارادتاً ان منتروں کو چھوڑ دیا کیونکہ ان منتروں سے ویدوں کے ایشور کرت ہونے کی شہادت نہیں ملتی ہے۔

۶- وید اگنی وایو اور آدتیہ سے پیدا ہوئے۔

प्रजापतिर्लोकानभ्यतपत् तेषां तप्यमानानां रसान्प्रावृहदग्निं पृथिव्या वायुमन्तरिक्षादादित्यं दिवः स इमास्तिस्रो देवता अभ्यतपत्। तासां तप्यमानानां रसान्प्रावृहदग्नेर्ऋचो वायोर्यजूंषि सामान्यादित्यात्। स इमां त्रयीं विद्यामभ्यतपत्। तस्यास्तप्यमानाया रसान्प्रावृहत् [illegible]

باقی آئندہ

وششٹ

اور یہ ایسی پاک دامن اور عصمت مآب اور اپنے خاوند کی فرمانبردار اور پیار کرنے والی تھی کہ جب سے ہا یا سواہا نے سات رشیوں کی بیویوں کا بھیس کر کے اگنی سے قربت کی تو وہ ارندھتی کا بھیس بدل نہ سکی جب ارندھتی نے وششٹ سے جل کر انکی تحقیر کی تو اُس نے اُس کو سراپ دیا اور وہ آسمان میں ایک چھوٹا سا ستارہ بن گئی جو دھوئیں میں لپٹی ہوئی آگ کی مثل نظر آتا ہے بعض اوقات دکھائی دیتا ہے اور بعض وقت دکھائی نہیں دیتا۔ (مہابھارت آدی پرب ۲۳۵: ۲۷ سے ۲۹) ارندھتی سے ایک سو بیٹے وششٹ کے پیدا ہوئے تھے جن میں سے ساکتری پہلوٹا تھا جس سے پراشر رشی پیدا ہوا تھا۔ ارندھتی کی وششٹ سے جلن کی وجہ یہ معلوم ہوتی ہے کہ اُس نے پرجاپتی دکش کی بیٹیوں میں سے اُورجا کے ساتھ بیاہ کر لیا تھا جس سے سات بیٹے پیدا ہوئے تھے یعنی رجس۔ اُدر دھباہو۔ سوَن۔ انگھن۔ سوتپس اور شکر یہ سات پوتر رشی تھے (وشنو پران ۱۰:۱) مگر بھاگوت پران میں اُن کے نام ان ناموں سے متفرق ہیں۔ وششٹ کے سو بیٹوں کو راجہ کلماش پاد نے جس کو ساکتری نے اور بھر وشوامتر نے سراپ دیا تھا کہ تو آدم خور بن جائے گا کھا لیا تھا۔ (مہابھارت آدی پرب ۱۷۸: ۴۱ و ۴۲) راجہ کلماش پاد کی بیوی سے بطریق نیوگ وششٹ کا ایک اور بیٹا پیدا ہوا تھا جس کا نام اسمک تھا۔ جس نے شہر پنڈیا دیہ کی بنیاد ڈالی تھی۔ (مہابھارت آدی پرب ۱۷۹: ۳۴ سے ۴۷) وششٹ کے یہ سو بیٹے جنوبی ممالک کی جانب رہتے تھے۔ جب راجہ ترشنکو نے وشوامتر سے درخواست کی کہ میں مع جسم کے سورگ کو چلا جاؤں تو اُس نے اُس کے لئے یگ کرنیکی کل تیاری کر دی اور وششٹ اور اُسکے بیٹوں کو جو مشہور کہلاتے تھے بلایا مگر وہ نہ آئے۔ اسلئے اُس نے غصّہ میں آکر انہیں سراپ دیا تھا کہ وہ قسمت کے پھندے میں گر آج ہی ہم لوگ کر جائینگے۔ باقی آئندہ۔

رسالہ سیالکوٹ کنونشن

مرا گوئے کہ خاموش باش و دم درکش
کہ در چمن نتواں یافت مرغ را خاموش

بظاہر یہ زمانہ اگرچہ دنیاداری محبت کی کمی خود غرضی بے ایمانی کا بیان کیا جاتا ہے۔ اور یہ بات بھی کسی قدر سچ ہے۔ کیونکہ آخری زمانہ ہے۔ مگر حقیقی مسیحیت بھی ہر جگہ موجود ہے کہیں کم کہیں زیادہ۔ شخصی طور پر تمام کلیسیاؤں کے درمیان حقیقی ریوائیول شروع ہے۔ جا بجا بناوٹی مسیحیت اور مصنوعی دینداری کی مخالفت کا آغاز ہو رہا ہے۔ اگرچہ ظاہر پرست اُن کو زبردستی خاموش کرتے اور اُن کا گلا گھونٹتے ہیں (دستگے انگوٹھا دیتے) مگر وہ خدا کے باغ کے مرغِ خوش الحان ہیں کیسے خاموش رہ سکتے ہیں۔ الحمد للہ۔

ہندوستان خصوصاً پنجاب میں ریوائیول کی بڑے زور سے خواہش پیدا ہو رہی ہے۔ دیندار دعا و مناجات میں لگ رہے ہیں کہ کسی طرح ریوائیول کا روح نازل ہو جاوے۔ اسی کے متعلق سیالکوٹ کنونشن کا پہلا رسالہ اُردو اور انگریزی میں شائع ہوا ہے جس میں درخواست کی گئی ہے۔ کہ ریوائیول کے واسطے دعائیں کریں۔ اور کہتے ہیں کہ ویلز اور کھاسیا جیسی جگہوں میں جبکہ ریوائیول ہو گیا تو یہاں بھی ضرور ہونا چاہئے۔ (این دعا از من و از جملہ جہاں آمین باد)

اے میرے خدا میری عرض کا میری تحریر کا ہی
مطلب سمجھا جاوے جو تیری روح سے مجھ پہ
ظاہر ہوا ہے۔ بحق خداوند یسوع آمین۔

اے ہندوستان اور پنجاب کے مسیحیو سنو۔ خداوند فرماتا ہے کہ دنیا نے اپنی حکمت سے خدا کو نہیں پہچانا۔ کسی جگہ ریوائیول ڈاکٹروں اور فلاسفروں سے ظہور میں نہیں آیا۔ یہ خدا کے روح کا کام ہے۔ ویلز میں رابرٹ ایون کہاں کا ڈوین یا بشپ تھا کہاں کا پادری تھا کس یونیورسٹی کا سند یافتہ تھا۔ ایک عام غریب مسیحی تھا بالکل سیدھا سادہ ایمان والا۔ خدا اُس کے ذریعہ بولا۔ روح القدس نے اُسکو اپنا آلہ بنایا۔ اس نے ریوائیول کے واسطے برس چھ مہینہ پیشتر ریوائیول کے وعظ کی نہ خود تیاری کی۔ نہ تفسیروں کو پڑھا۔ نہ کسی دوسری جگہ دو تین مہینے وہاں سب کچھ خدا کرنے والا تھا۔ خدا نے وہاں ایک عام ایماندار کے وسیلے وہ کام کیا جو بڑے بڑے نمائشی ایمانداروں سے نہ ہوگا۔

سنو سنو اے میرے عزیزو۔ کھاسیا کی پہاڑیوں میں۔ اگر ریوائیول کا روح نازل ہوا تو کوئی عجیب بات نہیں عجیب تب ہوتی اگر ریوائیول نہ ہوتا۔ وہ بے علم سادہ ایمان والے تھے۔ اُنہوں نے ریوائیول کے واسطے بڑے بڑے واعظ نہیں بلائے۔ وہ ریوائیول کے طریقوں سے واقف نہ تھے۔ اُنہوں نے اپنے سادہ ایمان سے خداوند کے آگے اپنے دلوں کو اُنڈیل دیا۔ صرف روح کی ہدایت سے واعظ ہوئے۔ بولنے والے اُٹھے۔ دعائیں ہوئیں گیت ہوئے۔ بے علموں کی سادگی الٰہی فضل کا سبب ہو گئی۔

اب بتاؤ آپ جو ایسی خواہشیں رکھتے اور دعاؤں کی درخواست کرتے ہیں۔ سیالکوٹ کو ویلز اور کھاسیا پہاڑیاں بنانا چاہتے ہیں کیا سیالکوٹ کی حالت ان دونوں جگہوں کے مطابق ہے۔ کیا آپ پہلی اور تیسری کنونشن والی برکتیں بعد کی کنونشنوں میں دیکھتے ہیں؟ وہ جوش وہ خوشی وہ اقرار وہ قائلیت اب کہاں ہیں؟ آپ کوئی رابرٹ ایون آپ کی کنونشن میں بولنے کی جرأت کر سکتا ہے۔ کیا میں اس قدر کہنے کی جرأت کر سکتا ہوں کہ کنونشن کا پریذیڈنٹ آپ کی کنونشن کا پادری ہوتا ہے۔ یا روح القدس۔ وہاں عاشقان مسیح دعا و مناجات حمد و ثنا کے پیشرو ہوتے ہیں۔ یا پیرجیوں کے غلام۔ رسم و رسوم کے عاشق۔ ہم تو نہ ایسی دعاؤں کے قائل ہیں۔ نہ ایسے واعظوں کے شائق ہیں۔ ہم تو عشق کے بندے ہیں محبت کا دم بھرتے ہیں۔ خدا کے کام میں چون و چرا کی کوئی گنجائش نہیں ہے جو کچھ محبوب فرماتا ہے۔ وہی ٹھیک ہے۔

مزن ز چون و چرا دم کہ بندۂ مقبل
قبول کرد بجان ہر سخن کہ جاناں گفت

آپ اپنی تجویزوں۔ تدبیروں سے۔ کلیسیا کے قانون سے۔ انسانی انتظام و لیاقت سے خدا کے کام کو اپنے ہاتھ میں لینا چاہتے ہیں۔ تو آپ ریوائیول چاہتے ہیں کہ آپ کے منشا اور بندوبست کے مطابق ہو۔ آپ ایک ناممکن بات کے خواہاں ہیں۔ جب تک سادہ ایمان سے یک دل نہ ہو۔ جب تک کہ تمام کام خدا کے روح کے ہاتھ میں نہ سونپا جائے۔ ہرگز ہرگز ریوائیول کا منہ نہ دیکھو گے۔ خدا کے قوانین اٹل ہیں۔ مصنوعی باتیں اور مصنوعی کیفیتیں دنیا کو زیر نہیں کر سکتیں۔ آپ ریوائیول کی صورتیں بناتے ہیں۔

لیکن یاد رہے کہ مصنوع حقیقت نہیں ہو سکتی۔ آپ چند منٹوں کے واسطے جوش تو پیدا کر سکتے ہیں۔ لیکن دلوں کی تبدیلی روح القدس ہی کر سکتا ہے۔ اور اسی کو قیام ہوتا ہے۔ آپ دعائیں مانگتے ہیں۔ عبادتیں کرتے ہیں۔ تاکہ آپ کو انعام ملے۔ ریوائیول ملے۔ سیالکوٹ کنونشن کا نام ہو۔ فلاں صاحب کے وعظ نے روح القدس کو آسمان سے اُتار لیا۔

تو بندگی چو گدایاں بشرط مزد مکن
کہ دوست خود روش بندہ پروری داند

آپ سمجھتے ہیں کہ میں ریوائیول کا دشمن ہوں۔ اس واسطے اس کی مخالفت کرتا ہوں۔ خداوند میرا گواہ ہے اور میں خداوند میں سچ بولتا ہوں کہ دن رات میری دعا ہے کہ خداوند ہندوستان میں ریوائیول کا روح نازل کرے کہ اُسکی الٰہی قدرتوں کا ظہور ہر ایک مسیحی میں ہووے۔ تاکہ تمام ہندوستان خداوند کے قدموں میں آ جاوے۔ مگر یہ بتا دیجئے کہ اگر ایسا ہو تو اس کام کی کامیابی کی رپورٹ کس شخص کی طرف سے ہوگی۔ ہر ایک کو اپنی رپورٹ بھرنی ہوگی۔ نتیجہ کہیں برعکس نہ ہو جس کو ظاہر کرتے ہوئے میرا قلم بھی کانپتا ہے۔

آپ بزرگ ہیں۔ میں آپ کو نصیحت نہیں کرتا۔ پر میں یہ عرض کرتا ہوں کہ چونکہ موجودہ کنونشن مغربی طریق پر چلتی جاتی بلکہ بن گئی ہے۔ اس نے مشرقی طبائع پر اس کا بہت کم اثر ہے۔ وہی پہلا طریق کلام کے مطابق تھا۔ اس وقت آپ کی مشن میٹنگوں۔ پریسبٹریوں۔ چرچ کونسلوں۔ سنڈوں۔ جشن کونسلوں اور موجودہ کنونشن میں کیا فرق ہے۔ جب اُن جلسوں میں آپ کو

ریوائیول نصیب نہیں ہوتا کیونکہ وہاں خدا نہیں ہوتا ایسا خیال بھی کفر ہے۔ یہاں پھر آپ کس طرح ریوائیول کی اُمید رکھتے ہیں۔ آپ کیوں نہیں کل انتظام خدا کے ہاتھ میں چھوڑتے۔ مشرقی مسیحیت کو مشرقی خیالات پر چھوڑ دیجئے۔ سادہ ایمان کیساتھ جمع ہوجیئے۔ خدا کے روح کی انتظاری کیجئے۔ بڑوں بڑوں کو نہ دیکھئے علما اور فضلائے مغرب کے مسائل و تجویز کردہ قوانین ریوائیول کے شائق نہ ہوجیے۔ بلکہ خداوند کے روح کو کام کرنے دیجئے۔ جس نے ہر ایک کو خلقت اپنے کام میں لانا چاہے۔ لانے دیجئے۔ جو اس گھر میں آتا ہے۔ اور خداوند کا پیغام سناتا ہو سُن لیجئے۔ مت سمجھئے کہ وہ دیوانہ ہے۔ یا پاگل ہے۔ قانون کے خلاف ۲ سلاطین ۹: ۱۱۔

اب میں اپنی تحریر کو عاشقان مسیح اور مستان روح القدس کی خاطر اس نظم پر اپنے خیالات فی الحال ختم کرتا ہوں۔ انشاءاللہ پھر کسی وقت کچھ اور عرض کرونگا۔

دوش رفتم بخرابات مرا راہ نبود — میزدم نالہ و فریاد کس از من نشنود
یا نبد ہیچ کس از بادہ پرستاں بیدار — یا کہ من ہیچ بدم ہیچ کسم در نگشود
نیمہ از شب چو بگذشت چنیں یک بلکتر — رندے از غرفہ برآمد و رخ و سر بنمود
گیستی بگفت دریں وقت کہ طلبی — بر در و بر مغاں آمدنت بہر چہ بود
گفتمش در بکشا گفت برو ہرزہ مگو — کاندریں وقت کسے بہر کسے در نکشود
ایں نہ مسجد کہ بہر لحظہ درش بکشائند — کہ تو دیر آئی و اندر صف پیش آئی زود
ایں خرابات مغاں است دریں مستانند — شاہد و شمع و کباب و شکر و نای و سرود
مردم انجملہ آفاق دریں جا حاضر — مومن و ارمنی و گبر و نصاری و یہود
گر تو خواہی کہ دم صحبت رندان زنی — خاک پائے ہمہ شو تا کہ بیابی مقصود

ان اشعار کے روحانی معنوں کی تلاش کیجئے۔ غزل الغزلات سے اس کا مطلب حل کیجئے۔ میرا خدا آپ کی ہدایت کرے۔

راقم

نہ قاضیم نہ مدرس نہ محتسب نہ فقیہ
مرا چہ سود کہ منع شرابخوارہ کنم۔

بنارس میں منی کرنیکا گھاٹ پر ایک مرگھٹ کا افتتاح کیا گیا بابو موتی چند صاحب نے بصرف ایک لاکھ بنوایا۔

نصائح قاضی

اے بنی آدم تم میں بدی کی آمیزش نہ ہووے تمہارے دلوں میں کوئی برا خیال نہ ہے۔ صرف ہوشیاری ہی میں دغا ہے۔ صرف بدی ہی میں خطرہ ہے۔ بے بدی گناہ سے بچاتی ہے۔ ہوشیاری خطرہ سے بچاتی ہے۔ ہر شخص کو جس طرح گناہ سے بچنا ضرور ہے اسی طرح خطرہ سے بھی بچنا چاہئے۔ مثلاً سانپ کیسا ہوشیار جانور مانا گیا ہے کہ ملک مصر میں بوقت مروج زبان تصویری شیر نشان قہر۔ ہاتھی نشان زور۔ سانپ نشان ہوشیاری سمجھا جاتا تھا واقعی سانپ ایسا ہی ہوشیار جانور ہے کہ باعث ہوشیاری کے خطرہ سے بچتا ہے اور کینچلی گرانے کو تنگ سوراخ سے گذرتا ہے۔ اسی طرح ہر بنی آدم کو ہوشیاری کر کے شیطانی کے خطرہ گناہ سے بچنا چاہئے انجیل متی ۱: ۲۱ اور وہ بیٹا جنیگی اور تو اس کا نام یسوع رکھیگا۔ کیونکہ وہ اپنے لوگوں کو ان کے گناہوں سے بچائیگا۔ اور پریشانی انسانیت کے گرانے کو تنگ دروازہ سے گزرنا چاہئے (انجیل لوقا ۱۳: ۲۴ جان سے کوشش کرو کہ تم تنگ دروازہ سے داخل ہو) شیطان نے بشکل سانپ پہلے آدم کو فریب دینے میں ہوشیاری کی (پیدائش ۳: ۱ اور سانپ میدان کے سب جانوروں سے جنہیں خداوند خدا نے بنایا تھا۔ ہوشیار تھا اور اس نے عورت سے کہا کیا یہ سچ ہے کہ خدا نے کہا کہ باغ کے ہر درخت سے نہ کھانا۔) اے بنی آدم تم کو جان بچانے کی ہوشیاری چاہئے (انجیل یوحنا ۱۰: ۲۸ اور میں انہیں ہمیشہ کی زندگی بخشتا اور وہ کبھی ہلاک نہ ہونگے اور کوئی انہیں میرے ہاتھ سے چھین نہ لیگا) شیطان نے موت کے درخت کی تعریف کی (پیدائش ۳: ۳ مگر اس درخت کے پھل کو جو باغ کے بیچوں بیچ ہے۔ خدا نے کہا کہ تم اسے نہ کھانا اور نہ اسے چھونا ایسا نہ ہو کہ مر جاؤ۔ تب سانپ نے عورت سے کہا تم ہرگز نہ مروگے) اے بنی آدم تم کو زندگی کے اصل درخت کی تلاش کرنا چاہئے (انجیل یوحنا ۱۵: ۱ میں سچا انگور کا درخت ہوں اور میرا باپ باغبان ہے اگر تم مجھ میں قائم اور میری باتیں تم میں قائم ہوں تو جو چاہو گے مانگو گے (اور تمہارے لئے وہی ہوگا) شیطان نے کمزوری حوا سے فتح پائی (پیدائش ۳: ۶ اور عورت نے جوں دیکھا کہ وہ درخت کھانے میں اچھا اور دیکھنے میں خوشنما اور عقل بخشنے میں خوب ہے تو اس کے پھل میں سے لیا اور کھایا اور اپنے خصم کو بھی دیا۔ اور اس نے کھایا) اے بنی آدم تم کو بذریعہ مسیح فتح کرنا چاہئے۔ (انجیل یوحنا ۳: ۱۶ کیونکہ خدا نے جہان کو ایسا پیار کیا ہے کہ اس نے اپنا اکلوتا بیٹا بخشا۔ تاکہ جو کوئی اس پر ایمان لاوے ہلاک نہ ہو۔ بلکہ ہمیشہ کی زندگی پاوے) شیطان نے نیک و بد پہچان کی امید دلائی (پیدائش ۳: ۵۔ بلکہ خدا جانتا ہے کہ جس دن تم اسے کھاؤ گے تمہاری آنکھیں کھل جائیں گی اور تم خدا کی مانند نیک و بد کے جاننے والے ہو گے) اے بنی آدم تم کو آنے والی نعمتوں کی امید چاہئے (رومیوں ۶: ۲۳ کیونکہ گناہ کی مزدوری موت ہے پر خدا کی بخشش ہمارے خداوند یسوع مسیح کے وسیلے ہمیشہ کی زندگی ہے) شیطان نے حوا پر فتح پائی (پیدائش ۳: ۱۳ تب خداوند خدا نے عورت سے کہا کہ تو نے یہ کیا کیا عورت بولی کہ سانپ نے مجھکو بہکایا تو میں نے کھایا) اے بنی آدم تم کو مسیح پر فتح چاہئے (رومیوں ۵: ۱۸ پس جیسا ایک خطا کے سبب سب آدمیوں پر سزا کا حکم ہوا۔ ویسا ہی ایک راستبازی کے سبب سب آدمی راستباز ٹھہر کے زندگی پائیں) پیارے ناظرین سانپ میں دو باتیں ہیں۔ ایذا پہنچانا اور ہوشیاری ایک بری ایک اچھی تم کو اس کی اچھی بات اختیار کرنا چاہئے۔ مثل ہے (خذ الحکمۃ حیث وجدتموہا۔ جہاں کہیں حکمت کی بات پاؤ اسے اختیار کرو) ہمارے خداوند یسوع کی کیسی بے تعصب تعلیم ہے کہ وہ دشمن کی اچھی بات کی تعریف کرتا ہے دیکھو متی کی انجیل ۱۰: ۱۶ دیکھو میں تمہیں بھیڑوں کی مانند بھیڑیوں کے بیچ میں بھیجتا ہوں پس تم سانپوں کی طرح ہوشیار) مگر با تعصب آدمی دشمن کے ہنر بھی عیب جانتا ہے۔ سانپ کی دوسری بات ایذا رسانی ہے بعوض اس کے تم کو کبوتر کی بے بدی اختیار کرنا چاہئے (انجیل متی ۱۰: ۱۶ اور کبوتروں کے مانند بے بد ہو) یہ امر ملحوظ

خاطر ہے جگہ گو بڑی پاک جگہ میں بیٹھنا پسند نہیں کرتا ہے۔ اسی طرح اے بنی آدم تم کو بد صحبتوں سے پرہیز کرنا چاہئے وہ ملائم مزاج ہو کسی کو ایذا انہیں دیتا ہے تم کو بھی دکھ اٹھانا ہے پر کسی کو دکھ نہ دینا چاہئے۔ اے بنی آدم یہ تو تم مسیح خداوند سے سیکھ سکتی ہو۔ (انجیل متی ۲۸ : ۱۹۔ اس لئے تم جا کر سب قوموں کو شاگرد کرو اور انہیں باپ بیٹے اور روح القدس کے نام سے بپتسمہ دو) اے بنی آدم اگر تم اس طرح سے مسیح میں ہم شکل ہو گے تو سچا رستہ اور سچائی اور ابدی زندگی اور قربت الٰہی تمہارے حصہ میں ہو گی (انجیل یوحنا ۱۴ : ۶ یسوع نے اُسے کہا راہ اور حق اور زندگی میں ہوں۔ کوئی بغیر میرے وسیلے باپ کے پاس نہیں آ سکتا ہے۔ شعر

عیسیٰ بغیر کوئی خدا کو نہ پا سکے۔
یہ پاک روح کا سن لو عزیزو پیام ہے

راقم قاطی عزیز مسیح پاسٹر چھاؤنی سیہور۔

غزل

عصیاں سے آب آب ہوں وہ خاکسار ہوں
پانی سے دب رہا ہوں وہ مشت غبار ہوں

بندہ ہوں وہ ترا کہ نہ کی بندگی تری
میرے گناہ بخش دے میں شرمسار ہوں

مجھ کو جمال پاک دکھا دے مسیح کا۔
بیتاب شوق دید سے ہوں بے قرار ہوں

رحمت تری ہے عام۔ ترا نام ہے کریم
تیرے کرم کا میں بھی اک امیدوار ہوں

ہے ذات تیری منبع لطف و کرم مسیح
گر التفات بحر معاصی سے پار ہوں۔

وہ کشتی نجات ہے تو جس کا ناخدا۔
میرے زہے نصیب کہ اس پر سوار ہوں

اے پردہ دار جلوہ پنہاں کہاں ہے تو۔
میں شوق دید میں ہمہ تن انتظار ہوں

جاتا ہوں یاں سے داغ معاصی لئے ہوئے
ایسا نہ ہو کہ حشر میں میں شرمسار ہوں

ہے شکر کی جگہ کہ ہوں خادم مسیح کا۔
شاکر نگاہ خلق میں ہر چند خوار ہوں

پیارے لال۔ شاکر (میرٹھی)

نظم

بروفات ملک معظم ایڈورڈ ہفتم اعلےٰ مکان جنت نشان

یاالٰہی ہند میں کیسا یہ ہے آہ و فغاں۔
رنج سے معمور ہر اک ہو گیا پیر و جواں۔

ساتویں مئی حیف لندن میں تعجب ہو گیا
قصر شاہی میں بھی لو داخل ہوئی باد خزاں

قصر شاہی میں جو رہتے تھے بصد اعزاز شاں
حیف وہ گور غریباں میں ہوئے یکدم نہاں

جب مری مادر پیاری آپ کی وکٹوریہ
آپ نے پھر ہاتھ میں پکڑی حکومت کی عناں

سن اُنی سو ایک میں بیٹھے تھے شاہی تخت پر (۱۹۰۱)
نو برس اور کچھ مہینے تک رہے وہ حکمراں

عقل و دانش حلم اور اخلاق میں تھے بے نظیر
ایڈورڈ ہفتم شاہنشہ نوشیرواں

صلح کُن تھے اور بڑے ہمدرد چشم عقاب
چل دیئے صد حیف کیا ہی خوب تھے شاہ جہاں

ملک کے اور خانداں کے ایڈورڈ سرتاج تھو
سایہ ان کا اُٹھ گیا سب ہو رہے ہیں نیم جاں

روز مدفن جس طرف دیکھو اُدھر سنسان تھا
شہر کے بازار میں بھی بند تھی ہر ایک دکاں

قدرت حق دیکھ ہر عاقل یہاں حیران ہے۔
کیا شگفتہ باغ تھا کیا ہو گیا ہے پر خزاں

جملہ اہل فیملی کو کر عطا صبر و شکیب۔
اور سارے غمزدوں کا ہو الٰہی پاسباں

جارج پنجم شاہ عالی جاہ ہو اقبال مند۔
ہے دلی التجا کی و حماوہ ایم ہو باحفظ و اماں

خادم ایم سی بنوٹن یکل۔ وہرہ دون۔

غریب کا جنازہ

ایک دن میں سر شام سیر کیلئے گھر سے نکلا راہ میں ایک جنازہ مجھے نظر آیا پہلے تو میں سمجھا کہ کوئی بیگ روہا مجرم کی لاش ہے مگر جب اُٹھانے والوں سے میں نے دریافت کیا تو معلوم ہوا کہ کسی غریب پردیسی کا جنازہ ہے۔ اس جنازے کے پیچھے نہ مرد و عورت نہ کوئی اُس کا والی وارث تھا۔ فقط چار شخص اُٹھانے والے تھے وہ بھی غیر اسوقت مجھے قوم کی حالت پر بہت افسوس ہوا اور امیر و غریب کی تفاوت کا نقشہ میرے دل میں جم گیا۔ خیال آیا کہ گرچہ موت دونوں کو فنا کا جام پلاتی ہے مگر دنیا والے قبر تک امتیاز و تفاوت کو نہیں چھوڑتے ہیں۔ جنازہ اگر کسی امیر کا ہوتا تو شاید چلنے کو راہ نہ ملتا۔ انسانی ہمدردی نے مجھے مجبور کیا اور میں اُس جنازے کے ساتھ قبرستان گیا۔ اسکی کیفیت ناظرین مندرجہ ذیل نظم سے معلوم کرینگے۔ سچ ہے غریب کی جیتے جی بھی مٹی پلید مرے بھی جنازہ خراب۔

نہ ماتم نہ مجمع اہلِ عزا تھا
سوئے قبر جب اُس کا نعش چلا تھا
گو مفلس پہ تھی اُداسی برستی
کھڑی بیکسی ہاتھ وہ ملتی تھی

نہ تابوت اُس کا نہ اُجلا کفن تھا
فقط میلے کپڑوں میں لپٹا بدن تھا
نہ خوشبوؤں سے وہ معطر تھی میت
نہ پھولوں کے تھی ہار کی اُس پہ کثرت

نہ تھا کوئی اپنا جو ماتم بھی کرتا۔
نہ تھا کوئی مونس جو سوز ہی بھرتا
نہ ہمدم تھا اُس کا نہ تھا کوئی ساتھی
عجب بیکسی تھی عجب بے بسی تھی

اچانک سر راہ سے جو میں گذرا
جنازہ کو جاتے ہوئے میں نے دیکھا
وہ خاموش نالہ جگر سے نکل کر
آہ بیٹھا مرے دل میں اک درد بنکر
چلا پیچھے پیچھے جنازے کے پیچھے
قدم آہستہ آہستہ میں اُٹھا کے

عوض ہو چکے ہم جا کے تعزیت کو اگر — جنازے کو رکھا لب گور لا کر
قبر میں جو میں نے نظر اپنی ڈالی — لحد سے کبھی پایا اُسے عین خالی
وہیں دل سے اک دم یہ آہ نکلی — قفاں نکلے اشک آنکھوں کی نالی

پڑھا فاتحہ ہم نے خوان مختصر سا۔ — نہ ہوئے کوئی لفظ افسوس اُس کا
غضب چار شخصوں نے نعش اُٹھا کر — اسی قبر میں ہائے اس کو لٹا کر
بھری قبر مٹی سے بے درد ہو کر — نہ آیا انہیں رحم کچھ نعش اُوپر
چلے گھر اُسے خاک میں یوں ملا کر — وہی پھول تھی قبر پہ چڑھا کر۔

خاکسار جارج ملٹن تائب لودیانوی
حال مقیم بٹالہ

ملک کنعان کی سیر

جو خداوند یسوع کے مصلوب ہونے کے تھوڑے عرصہ بعد اپنی نالائقی کی وجہ سے بڑی بے عزتی کیساتھ خارج کیا گیا۔ اس کے بعد ہیرود اگرپا یہودیہ اور سامریہ کا حاکم مقرر ہوا۔ اُسکے مرنے کے بعد اُس کا بیٹا جانشین ہوا۔ مگر چونکہ وہ نابالغ تھا۔ اس لئے ملک کا انتظام کرنے کے واسطے گورنمنٹ روم کی طرف سے سات آدمیکی کونسل مقرر ہوئی۔ انہی ایام میں گورنمنٹ روم سے یہودی بگڑ گئے چونکہ سوریا کا حاکم بھی گورنمنٹ روم پہ پرخاش رکھتا تھا۔ اس لئے اسکی شہ پر یہودی اور بھی دلیر ہو گئے۔ ملک کی یہ حالت دیکھکر شہزادہ طیطس کو مصر سے فوج منگوانی پڑی چنانچہ سنہ ۷۰ مسیحی میں سخت خونخوار لڑائی اور خونریزی کے بعد شہر اور ہیکل جلا دیئے گئے جیسا کہ ہمارے خداوند نے پیشینگوئی کی تھی۔ اینٹ پر اینٹ نہ چھوڑی گئی۔ صرف ہیرودیس کا محل اور سہ برج باقی رہ گئے جنکے درمیان رومی سپاہ متعین تھی کچھ عرصہ بعد یہودی پھر اپنے مقدس کھنڈرات میں آکر آباد ہونے لگے۔ مگر ۵۰ برس کے عرصہ کا حال تواریخ ہم کو کچھ نہیں بتلاتی۔ صرف اس قدر معلوم ہوتا ہے کہ یہودیوں کو آزادگی ملی۔ اور انہوں نے پھر اپنے آپ کو مضبوط کیا سنہ ۱۳۲ء اور سنہ ۱۳۵ء کے درمیان رومی گورنمنٹ اور یہودیوں میں سخت جنگ ہوئی۔ ایسی کہ رومیوں نے یہودیوں کو بالکل کچل ڈالا۔ اندازہ کیا گیا ہے کہ اس لڑائی میں ۵ لاکھ یہودی قتل کئے گئے

(باقی آئندہ)

شعر و سخن

غزل

از سردار غلام حیدر خاں حیدر جو کہ ۸ تاریخ کو مشاعرہ بزم سخن شہر لودیانہ میں پڑھی گئی

ختم ہیں گل کے مزاب گل دل پہ کھائے عندلیب
رونق افروز کلب ہو پھول اُڑ جائے عندلیب۔

عشق میں ڈوبی غزل کہہ دو نہ گائے عندلیب
قومی نظمیں گر سنانی ہو سنائے عندلیب

دل سے اپنے گل کو کہہ دو اب بھلائے عندلیب
فلسفہ سیکھے ارے لندن کو جائے عندلیب

ترک عشق گل کرے جاں قوم پر صدقے کرے
شاخ گل کو چھوڑ کر برا سٹیج آئے عندلیب

اتفاق و یک دلی پر کھو دے وہ منقار کو
ملک کو اس طرف اب رغبت دلائے عندلیب

خار کی بے جا شکایت گل کا شکوہ ہے عبث
جس سے سدھرے قوم وہ اب سر لگائے عندلیب

نظم ہائے حالی و اقبال پر مفتوں ہے
خوش نہیں حیدر کو آتے نغمہائے عندلیب

الیسٹ انڈین ریلوے کی چلتی ٹرین میں زنانہ دو مسافر کے لوٹنے والا ایک کلارک ملازم ریلوے تھا۔ بنگالی لیڈی کو لوٹ کر زخمی کیا اُس کے تینوں بچوں کو ٹرین سے پھینکدیا اور ڈرکو بھی زخمی کیا۔ بعد کی خبر کہ ایک بچہ زخموں سے مر گیا۔ عورت کی حالت نازک ہے اور ریلوے قلی بھی قریب المرگ ہے۔

مضامین

جلد بازی

دنیا کی ابتدا میں جو پہلا سبق دیا گیا تھا وہ جلد بازی کے خلاف پیامانہ کی آواز تھی۔ مکمل قانون۔ مکمل منصوبہ۔ مکمل ترتیب اور مکمل طریقے کا یہی عملی سبق تھا جب روز کے مقررشدہ اور باترتیب کام کے بعد پھر آرام کیا گیا۔ ہم اس کو قصہ سمجھیں یا استعارہ سمجھیں کچھ پرواہ نہیں۔ اگر ہم صرف اس پر عمل کرنا سیکھ لیں۔ قدرت کبھی جلدی نہیں کرتی۔ اُس کے کام کے ہر ایک پہلو میں تجویز اطمینان اور بھروسہ پایا جاتا ہے جلدی کا کہیں نام نہیں۔ جلدی کے ہمیشہ یہ معنے ہوتے ہیں کہ کسی مقررہ تجویز پر عملدرآمد نہ ہو۔ ہر ایک بات میں پریشانی اور ابتری ہو۔ اور یہ بات درست آئیدہ کے مسئلہ کی طرف کچھ دھیان نہ کیا جاوے۔ مینار بابل اس جلد بازی کی بدولت آسمان تک نہ پہونچ سکا۔ کاریگر اپنی غلط خواہشات کو الہام سمجھ بیٹھے۔ اُن کے پاس مزدور تو بہت تھے لیکن معمار ایک بھی نہ تھا۔ وہ دماغ کی کمی کو ہاتھوں کی زیادتی سے پورا کرنا چاہتے تھے۔ جلد بازی کی اوّل نشانی یہ ہے۔ اُس کی کوشش ہوتی ہے کہ بجائے پہلے سے مقرر کردہ اور غور شدہ تجاویز کے زور سے کام لینا چاہتی ہے۔ نتیجہ اُس کا وہی ہوتا ہے جیسا کہ کاٹھ کے گھوڑے کو تیز دوڑا کر اصلی گھوڑا سمجھنے کا ہوتا ہے۔

جلد بازی سستی کی نقل ہے۔ پھرتی کا کچھ معاملہ ہے۔ جسکو وہ آسان اور سادہ طریقے سے حاصل کرنا چاہتی ہے۔ پھرتی گویا ایک قطب نما ہوتا ہے جسکی مدد اور ہدایت پر وہ انحصار کرتی ہے اور جس کے مطابق وہ اپنا راستہ مقرر کرتی ہے۔ باقی آئندہ

انتخاب الاخبارات

حادثات ریلوے

ایک ہی وقت میں دو مختلف ممالک سے ریلوے کے سخت تصادم کی ہولناک خبریں موصول ہوئی ہیں۔ جن سے پایا جاتا ہے کہ ترقی تہذیب سے جانوں کا خطرہ بجائے کم ہونے کے بڑھ رہا ہے اور جتنی ترقی تیز سفر کرنے والی کشتیوں میں ہوتی ہے۔ اُتنا ہی جانوں کا خطرہ بڑھ رہا ہے۔ آئرلینڈ میں دوسرے سٹیشن پر انجن کو کسی مطلب کے لئے گاڑی سے علیحدہ کیا۔ تو گاڑی بوجہ ڈھلوان ہونے کے پیچھے کو دوڑ پڑی۔ اور پچھلے اسٹیشن پر ایک مسافر گاڑی سے جا ٹکرائی۔ کئی مسافر تو اُس گاڑی سے رستہ ہی میں کود گئے۔ مگر سخت زخمی ہوئے۔ اس حادثہ میں سو سے زیادہ آدمیوں کے زخمی ہونے کی اطلاع ملی ہے۔ دوسرا حادثہ آسٹریلیا میں ہوا جس کی کیفیت یوں ہے کہ اسٹیشن پر چند منٹ پہلے ایک مسافر گاڑی کھڑی تھی۔ اور مقابل سے دوسری آنیوالی تھی۔ جس کے لئے سگنل ڈون نہیں ہوا تھا۔ کہر بڑی سخت تھی۔ یا شاید بسبب اُنہیں سوجھتا تھا۔ اس لئے ڈونٹ سگنل کے پاس پٹاخے لائن پر رکھ دیئے گئے تھے۔ مگر ڈرائیور نے نہ پٹاخوں کی آواز سنی اور نہ ہی سگنل اُس کو دکھائی دیا۔ وہ ٹرین کو پورے زور پر لا رہا تھا کہ اسٹیشن پر دوسری مسافر گاڑی سے ٹکر لگی۔ تین گاڑیاں تو ریزہ ریزہ ہو گئیں۔ کہر سخت ہونے کے باعث پہلے تو نقصان کا صحیح اندازہ معلوم نہ ہو سکا۔ مگر کہر دور ہونے پر خون کی ندیاں نظر پڑیں۔ نقصان کا اندازہ ابھی پورا پورا نہیں ملا۔ تاہم ۹ آدمی فوت اور ۷ کے زخمی ہونے کی اطلاع اس وقت تک ملی ہے۔ وہاں میدان اس طرح سے نظر آتا ہے جیسے کہ خونریزی کی لڑائی کی یہ حالت ہوتی ہے۔ ڈرائیور بچ گیا۔ اس نے بیان کیا کہ میں اپنے ہوش میں تھا۔ مگر کہر کے باعث کچھ نہیں سوجھا نہ ہی پٹاخوں کی آواز سنائی دی۔ اسٹیشن پر کھڑی ہوئی گاڑی کے بہت سے مسافر پلیٹ فارم پر ٹہل رہے تھے۔ ورنہ اس سے تصادم سے زیادہ نقصان ہوتا تھا۔ (پرکاش)

ڈاک خانہ میں چوری

ابھی تازہ ہی بات ہے کہ بابو اشن سنگھ انسپکٹر ڈاکخانہ جات فیروزپور سب ڈویژن نے نہایت دانائی کے ساتھ ایک جیبی گھڑی ایک چٹھی رسان کے قبضہ سے برآمد کی تھی۔ جو اس نے کسی پارسل ہی سے چرائی تھی۔ اب ۱۲ جولائی کو بابو صاحب موصوف نے فاضلکا کے ایک چٹھی رسان سے ایک جیبی گھڑی اور ایک آئینہ برآمد کیا ہے جو اس نے مختلف پارسلوں سے چرایا تھا۔ یہ اُس محکمہ کا حال ہے جو اپنے ملازموں کی ضمانت لیکر اُنہیں بھرتی کرتے ہیں۔ جو در اصل اُن کی سابقہ نیک چلنی کا سارٹیفکیٹ ہوتا ہے۔ اُن محکموں کے ادنیٰ ملازمین کے چال چلن کا خدا ہی حافظ ہے۔ جن کے ہاتھوں میں لوگوں کی جان مال اور آبرو ہوتی ہے۔ مگر اُن سے ملازمت کرتے وقت کسی قسم کی ضمانت نہیں لیجاتی (؟)

بگلے بھگت

دیکھنے کے بھگت مگر مچھلیوں کے شکار کا دھندا کرتے تھے کہ آجکل لوگ اپنی مانتا کے لئے کچھ نہ کچھ آڈمبر اختیار کر لیا کرتے ہیں۔ قریباً ہر شخص میں یہ مرض پائی جاتی ہے کہ وہ کسی نہ کسی طریق سے عوام میں اپنی ظاہرہ شان و شوکت ظاہر کرے۔ کسی نے یہ خوب کہا ہے

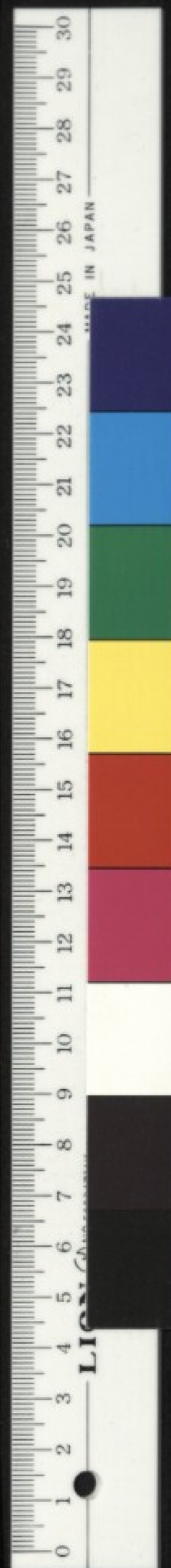
اور ہی بھرن تت پر بھیجے بھیکھی سنت تنت
جگت جلد حصے کے ترن میں دِرلا ہی کوئی سنت
گھر گھر میں مانک نہیں ہوتی گج گج نا منصہ
چندن بن بن نہیں سنت نہ پرپا منصہ

فی زمانہ بکثرت سنت اور مہاتما نظر آتے ہیں۔ لیکن اصل پوچھو تو یہ صرف پیٹ کے دھندے ہیں۔ اس سنسار روپی سمندر سے پار آمانے کے لئے شاید ہی کوئی ہو لیکن اُمید نہیں۔ کیونکہ ہر ایک جگہ بگلا بھگت ہوتے ہیں۔ گویا سنت کہلانا ہی آجکل خالہ جی کا گھر نہیں ہوتا ہے جسکو دیکھو وہ اسی دھن میں مست ہے۔ لیکن اگر ان کی باطنی حالت کو دیکھا جاوے تو پردہ فاش ہو جاتا ہے۔ غضب در غضب تو یہ کہ گھات میں رہتے ہیں کیا مطلب کہ ہر فن مولا ہی ہیں جو کسی عیب سے بھی مبرا نہیں ہیں یعنے ظاہر تو سنت اور بھگت ہیں مگر حقیقت میں اول درجہ کے زناکار۔ چور۔ مکار اور دغاباز وغیرہ ہیں۔ اے مصنوعی مہاتما اور سنتو ایشور کے لئے باز آؤ اور اپنے بزرگان کے نام کو بٹہ نہ لگاؤ اور اپنے شائستہ نام کو ذلیل نہ کرو کیونکہ اس سے لوک اور پرلوک دونوں بگڑتے ہیں۔ (پنجاب ایڈوکیٹ)

نور افشاں ۔ ہم تو بہت دفعہ ایسی برائی کا ذکر کر چکے ہیں پر نہایت ضروری ہے کہ عوام لوگ ایسے لوگوں سے خبردار ہو جائیں اور اُن کی خاطر تواضع سے باز آویں جسکے سبب سے اُن کی موج کی زندگی مفت خوری کی ہوگئی ہے۔ اگر لوگ اُنکی خرابیوں سے واقف ہو کر اُن کی خاطر تواضع کو کم کر دیویں تو شاید یہ ضرور اپنا کام کر کے محنتی بنا سکیں اور حرام خوری سے بچیں۔ ایڈیٹر

الپس کے پہاڑوں میں ایک حسرتناک واقعہ

الپس کے پہاڑوں میں ایک افسوسناک حادثہ وقوع میں آیا۔ واقعات اس طرح پر ہیں۔ کہ اتوار کے روز مسٹر الیمانڈ۔ اور میڈم بیرونٹ فرانس کے رہنے والے کوہ الپس پر سیر کرنے کو گئے۔ جب وہ چوٹی پر پہونچے تو اتفاق سے ہر دو کا پاؤں پھسل گیا اور دونوں پہاڑ سے نیچے ایک وادی میں گر پڑے۔ پہاڑ کے نیچے ایک دریا بہتا تھا۔ لیکن ایشور کی قدرت سے وہ دریا کی لہر میں نہیں گرے۔ بلکہ ایک طرف بچ گئے پہاڑی ایسی سیدھی اور ڈھلوان تھی۔ کہ اُنکے واسطے اوپر چڑھنے کی کوشش کرنا بالکل فضول تھا۔ گویا وہ دونوں زندہ قبر میں تھے۔ اُن کے پاس نہ کھانے کو نہ اُن کے پاس کوئی اور سہارا تھا۔ آخر میڈم نے تنگ آکر اپنے ہمراہی ساتھی کو کہا کہ چونکہ ہمارے جینے کا کوئی سہارا نہیں ہے اسواسطے



بجائے اسکے کہ ہم دو چار دن گشت میں گذاریں۔ بہتر ہوگا کہ اگر ہم خود ہی اپنا خاتمہ کریویں۔ نیچے ایک بہت گہرا دریا بہتا ہے صرف کود نے کی دیر ہے اور بس تمام تکالیف کا خاتمہ ہو جاویگا۔ لیکن مسٹر الیمانٹ نے منظور نہ کیا اور کہا خود کشی کرنا پاپ ہے۔ جب تک خود موت ہمیں اپنا شکار نہ بناوے۔ ہم کبھی اپنا خاتمہ نہیں کرینگے۔ آخر مسٹر الیمانٹ کو ایک تدبیر سوجھی اُس نے اپنے سر کی ٹوپی اُتاری اور اس پہ یہ الفاظ لکھکر ٹوپی کو دریا میں بہا دیا ہم ویرانے اور تری میں گم ہوگئے ہیں۔ اگر کوئی صاحب ہمیں بچائیگا تو ہم جو کچھ وہ مانگیگا دینگے۔

مسٹر الیمانڈ گرتے وقت چونکہ سخت چوٹ لگی تھی اس واسطے وہ تو تین دن کے بعد مر گیا۔ بیچاری اکیلی عورت اُس سنسان جگہ میں رہگئی۔ ایک تو سنسان جگہ دوسرا اپنے ساتھی کی لاش دونوں اُس کو ڈراتی تھیں۔ چار دن کے بعد چند آدمیوں کی آواز اُس عورت کے کان میں سنائی دی بھوکھ کے مارے وہ کمزور اور لاچار تھی اور اُس کی آواز کو خواب سمجھا۔ یہ سب واقعات سیڈم ہیرونٹ کی اپنی زبانی ہیں۔ آریہ گزٹ

ہندوستان کے شاعروں کے لئے ایک نصیحت

مصر کے خدیو معظم حلمی پاشا اپنے قصر عابدین میں بیٹھے ہوئے ملکی امور پر غور کر رہے تھے کہ چوبدار نے حاضر ہوکر یہ اطلاع دی کہ جامع اظہر کے فلاں مولوی صاحب تشریف لائے ہیں۔ اور حضور کی مدح میں ایک قصیدہ سنانا چاہتا ہے۔ اس کا خدیو معظم نے نہایت بے رخی سے جواب دیا کہ ”ہمیں اچھے اچھے کام انجام دینے اور اُنکے لئے ذرائع سوچنے کی ضرورت ہے نہ کہ شاعری کی ضرورت ہے“۔ ہندوستان کے شاعروں کو اس واقعہ سے نصیحت پکڑنی چاہئیے۔ جنکی کوششیں صرف اس حد تک محدود ہیں کہ قدیم و جدید شاعروں میں سے کسی ایک کو دوسرے پر افضل ثابت کیا جائے۔ گل و بلبل۔ وصل و ہجر۔ ناز و غیرہ پر طبع آزمائی کریں۔

اس سے مراد یہ نہیں کہ شاعری نہ کی جاوے بلکہ یہ ہے کہ ایسی شاعری کا ہندوستان کے مسلمانوں کے لئے اب زمانہ نہیں یا جو بے مصرف ہو۔ بلکہ اب تو ان کو اپنی دماغی قوتوں کو مفید کاموں میں صرف کرنا چاہئے۔ اگر ہمارے شعرا اس قسم کی شاعری کریں جس سے قوم کی حالت میں اصلاح ہو اور اُسکو ترقی کریکی طرف تحریص ہو تو انکی شاعری قابل قدر ٹھہرے ورنہ تضیع اوقات ہے

مصنوعی داروغہ

ایک شخص جس کا نام شیخ غلام ہے اس نے حیت پور کلکتہ میں اپنے آپ کو داروغہ مشہور کر دیا اور ایک گشتی والے کے پاس گیا اور کہنے لگا کہ میں پولیس کا داروغہ ہوں تمہاری کشتی کی تلاشی لونگا۔ کشتی والے نے جو ہوشیار تھا اس کی اطلاع فوراً پولیس میں کردی مصنوعی داروغہ صاحب دھرے گئے اور عدالت سے چھ ماہ کی سزا ہوئی۔ ایسے شریروں کو جو دھوکے میں لوگوں کو لوٹتے ہیں اور ناحق تکلیف دیتے ہیں۔ چاہئے کہ اور زیادہ سزا دیجاوے۔

تصویروں کا بولنا

امریکہ کے مشہور موجد ایڈیسن نے ایسی ایک مشین ایجاد کی ہے جس سے ناٹک دکھلایا جاتا ہے۔ آوازیں ایکٹروں کی ہی ہوتی ہیں۔ باجا بھی بجتا ہے۔ راگ میں فونوگراف کی آواز بالکل نہیں ہوتی بلکہ اصلی ہوتی ہے جب رنگ بھی مکمل طور پر دکھلائے جا سکیں گے۔ تب ناٹک کا کھیل مشین کے ذریعہ سے مکمل دکھلایا جا سکیگا جس میں تقریر حرکت زندگی اور رنگ سب ہی موجود ہونگے۔ ان حرکت کرنے اور بولنے والی تصویروں میں کوئی کڑکڑاہٹ نہیں ہوگی۔ اگر یہ مشین تیز چلے تو تصویر مکمل اور آواز صاف سنائی دے گی۔ یہ سب کچھ علم کا کرشمہ ہے۔ اس لئے اہل ہند کو تحصیل علم کی طرف زیادہ جھک جانا چاہئے۔

بُلبل کی آواز پر مقدمہ

ملک آسٹریا میں ایک عجیب اور انوکھی طرز کا پہلا مقدمہ آجکل دائر عدالت ہے جس کی کیفیت یہ ہے کہ گراٹز (آسٹریا) کے ایک باشندے پاس ایک بلبل ہے جس کے پنجرے کو وہ شام کیوقت اپنی کھڑکی کے باہر لٹکا دیا کرتا تھا ایک پڑوسی نے بلبل کے مالک سے شکایت کی کہ اس جانور کا راگ اُسکی نیند میں مخل ہوتا ہے۔ جب مالک نے اس شکایت پہ توجہ نہ کی تو پڑوسی اپنی شکایت مقامی حکام کے پاس لیگیا اور بقول اخبار سٹینڈرڈ انہوں نے یہ فیصلہ دیا کہ جب بلبل رات کے وقت نغمہ سرائی کرے تو اُسے دروازوں کے اندر کیا جاوے مالک نے اس فیصلہ کے خلاف اپیل کی اور آخر کار مقدمہ اُٹھتا کی سوپریم کورٹ تک پہونچگیا۔ فریقین کی شہادت ختم ہوگئی ہے۔ لیکن ججوں نے اپنا فیصلہ نہیں سنایا۔ اس توقف کی نسبت یہ خیال کیا جاتا ہے کہ شاید بلبل سوپریم کورٹ میں منگائی جاوے تاکہ عدالت یہ معلوم کر سکے کہ بلبل کی آواز کانوں کو بھلی معلوم ہوتی ہے یا ناگوار۔ شانتی۔

تفریحی موت

شاہ عالم ضلع پشاور کے نزدیک دو لڑکے جنکی عمریں ۸-۹ سال کی تھی آپس میں ریت کے گولے بنا بنا کر ایک دوسرے کے اوپر تفریحاً پھینک رہے تھے۔ ایک لڑکے نے زور سے گولا پھینکا دوسرے کے ایسی جگہ لگ گیا کہ اُس کا کام تمام ہوگیا اب دوسرے لڑکے کا چالان ہوکر اُسکو نیشاور لایا گیا ہے۔

عدالت سشن الہ آباد میں ایک یورپین ہنگس نامے کو اس جرم میں پیش کیا گیا ہے کہ اُس نے الہ آباد کی تجارتی دوکانوں کو یہ دھوکھا دیا کہ وہ راجہ صاحب نگروئی ہے بہت سا مال و اسباب ادھار لیلیا تھا اور مال خرید کر جسمیں ایک موٹر کار ۷۵۰۰ روپیہ کی تھی انگلستان چلا گیا تھا۔ وہاں میں گرفتار ہوکر لایا گیا ہے یہ جرات حیرت انگیز ہے کہ ایک یورپین نے اپنے آپ کو ایک راجہ ظاہر کیا۔

گلدستہ اخبار

ملک سوئزرلینڈ میں ہونے والی گھڑیاں بنائی جارہی ہیں جو دیکر وقت تبلایا کرینگی جس کو ٹوگرافک انتظام سے صرف ایک بٹن کے دبانے سے تمام کا سنائی ہوا کریگی۔

سرکاری متفوں کی بیوائیں خاطرخواہ پنشنیں سرکار سے پارہی ہیں: ناسک کے کلیکٹر صاحب کی میم صاحبہ کو ۳۰۰ پونڈ سالیانہ ملتا ہے۔ اور دوسو پونڈ کلیکٹر صاحب کی والدہ کو ملتا ہے کونٹیس لارڈ میو کو ایک ہزار پونڈ اور سرلیوس کیوگری کی میم صاحبہ کو ۵ سو پونڈ سالیانہ ملتا ہے۔ ان دونوں میم صاحبان کو عرصہ ۳۰ سال سے یہ بڑی پنشن مل رہی ہے۔

۲۵ ویں پلٹن بلوچی کا جنگی کلارک محمد حسین شاہ ۲۰۰۰ روپیہ غبن کرکے بھاگ گیا پولیس متعاقب ہے۔

آریہ سماج انارکلی کے مکان میں وہابیوال کے ۸۰ کبیر پنتھی شدہ کرکے شامل کئے گئے ہیں۔

سرحدی صوبہ میں بارانی طغیانیوں سے جا بجا نقصان ہورہا ہے۔ انہار کے بند بھی ٹوٹ رہے ہیں۔

ہندوستان کے جدید ویسرائے نے اپنا نام لارڈ ہارڈنج آف پن ہرسٹ قرار دیا ہے۔ یہ نام اسلئے پسند کیا ہے کہ ہندوستان کیساتھ ان کے خاندان کا پچھلا رشتہ یاد رہے

گورنمنٹ انڈیا نے ڈیڑھ کروڑ روپیہ کا قرضہ چاہا تھا قریب سات کروڑ کے درخواستیں آئیں۔

شہر ڈیرہ غازیخاں کا ایک ثلث دریا برد ہوچکا ہے ایک سو فٹ یومیہ آگے کی تہ ہو رہا ہے۔

ژالہ باری یا ٹڈی دل کے نقصان پر ہر ضلع پنجاب میں ۵۰۰ روپیہ مالیہ معاف کرینگے۔

احمد آباد میں متصل سٹیشن پانچ ہندو پکڑے گئے اُن کے پاس سب کے گوسے معہ سامان کے برآمد ہوئے۔

لوکل

مقدمہ قتل موضع ونضلارمی میں دو ملزمان کو پھانسی ایک کو عبور دریائے شور اور ایک کو دو سال قید کی سزا ہوئی

چوری مویشیان کثرت سے ہونے لگی ہو معلوم کیا وجہ ہے +

صفائی شہر بہ نسبت پہلے کے بہت اچھی ہو۔

ڈاکٹر صاحب میر ہدایت اللہ اسسٹنٹ سرجن نے حلوائیوں اور قصابوں کو حکم دیا ہے کہ اپنا سودا آب رواں کے پارچہ سے ڈھانک کر کھیں تاکہ مکھیاں نہ بیٹھیں یہ نہایت عمدہ تجویز ہے۔ متعدی امراض اکثر مکھی کی بدولت ہی پھیلتی ہیں +

گرمی اس قدر سخت پڑتی ہو کہ بیان نہیں ہوسکتا۔ بدن سے پسینہ کی نہریں جاری رہتی ہیں۔ کل خدا خدا کرکے ۱۲ بجے کے قریب تھوڑی دیر بارش ہوئی۔ اس باعث کل دن ٹھنڈا رہا۔ تمام رات بھی بادل رہے مگر بارش نہیں ہوئی

مسمیان گونڈا مل و بسنی مل برادران حقیقی ساکنان تونگووال ریاست پٹیالہ کو بجرم رکھنے ۳۰ سیر افیون بلا لائسنس جڈیشی صاحب اسسٹنٹ کمشنر صاحب بہادر کی عدالت سے چار ماہ کی قید اور ۵۰ سو روپیہ جرمانہ کی سزا ہوئی وارثان نے اپیل کیا ہے دیکھیں کیا نتیجہ ہو

تحصیل بودیانہ کی پیمائش وغیرہ کا کام بڑے زور شور سے ہورہا ہے جیسا کہ ہم پہلے بارہا تحریر کرچکے ہیں ہمارے پیر حیدر شاہ صاحب نائب تحصیل وار بندوبست جو یا شعدری اور خلق کی تمہ مثال ہیں۔ کے حلقہ کا کام سب سے پہلے اور عمدہ طور سے ختم ہوگا کیوں نہ ہو پیر صاحب جس ضلع میں رہے ہیں وہ نیک نام ہی رہے ہیں۔

مورخہ ۶ اگست ۱۹۱۰ء کو ایک مشاعرہ برمکان جناب محفوظ خاں صاحب بصدارت جناب محمد حسین خانصاحب افغان سول انجنیر منعقد ہوا بہت شاعروں نے اپنی اپنی طبع آزمائی کی۔ مشاعرہ کی آئندہ تاریخ ۱۴ اگست مقرر ہے۔

اشتہار میرا لڑکا بنام یوسف عمر ۱۰ سال رنگ گورا عرصہ ۶ ماہ کا ہوا ہے گھر سے ناراض ہو کر کہیں چلا گیا ہو بندہ نے بہت کوشش کی ہے کہیں پتہ نہیں لگا اس واسطے ناظرین نورافشاں کی خدمت میں عرض ہے کہ جس کسی کو پتہ ہو مہربانی کرکے مجھکو خبر کریں۔ فقط۔ سدھو عیسائی۔ سرگودھا۔ کوٹھی پادری جے اے سکاٹی صاحب۔ یکم اگست ۱۹۱۰ء

ضرورت۔ ایک پروفیسر بتوہ تحصیلدار جکیل سینٹری کیٹیشن پسپیر مشن میں کام کرنیکے لئے درکار ہو جو کسلم ایم اے ہیں گریجوایٹ ہو اور آرٹس سے بھی واقفیت رکھتا ہو اسکو ترجیح دیجاوے گی۔ ہندی کے جاننے کی ضرورت ہو جو مندرجہ بالا باتوں میں ماہر ہو اسکو تنخواہ ماعث ۱۲۰ روپیہ ماہوار ملیگی۔ یہ آسامی ماہ فروری ۱۹۱۱ء سے مطلوب ہو۔ امیدواران اپنی اپنی درخواستیں معہ اسناد کے بہت جلد ذیل کے پتہ پر ارسال فرماویں ۲۴ اشتہار۔ پادری ڈبلیو۔ اے۔ ولسن ایم۔ اے۔ ڈی۔ ڈی۔ پرنسپل کینیڈین مشن اندور۔

اشتہار۔ ایک سندیافتہ تجربہ کار لیڈی ڈاکٹر و کمپونڈر کی ایڈورڈ زنانہ ہسپتال کے لئے ضرورت ہے یہ ہسپتال بمقام فاضلکا ضلع فیروزپور میں جدید کھولا گیا ہے اور وہاں کوئی اور زنانہ ہسپتال نہیں ہو۔ لیڈی ڈاکٹر کو تنخواہ چالیس روپیہ سے پچاس روپیہ تک ملیگی اور کمپونڈر کو پندرہ روپیہ سے بیس روپیہ تک دونوں کو رہائش کے لئے مکان مفت ملیگا۔ تمام درخواستیں بمعہ نقول سندات مفصلہ ذیل پتہ پر آنی چاہئیں۔ سیٹھ پنالال سابق وزیر ریاست سکیت۔ رئیس فیروزپور شہر

رسید زر۔ پادری ای جگر گیوری ۱۹۱۰ء ۸ پروفیسر سیانسگ ۲ ستمبر ۱۹۱۰ء تک اشتہار ۲ پادری ٹی ہالیٹے اشتہار عہ پادری ای سٹوک اشتہار عہ مسٹر جے جیمس ۱۹۱۰ء ۸ پرائیویٹ سکرٹری ۱۹۱۰ء ۸ مسٹر اینڈرو ولچند ۱۸ مسٹر جے ٹامسن ۱۹۱۰ء ۸ پادری آر ایچ میکالسٹر اشتہار عہ پادری جے اے الکزنڈر اشتہار عہ۔ ڈاکٹر سمر ویل اشتہار عہ۔ پادری ڈی آر۔ گارڈن اشتہار عہ۔ پادری اے۔ ای سوگر

اشتہار عہ۔ بابو ایوب	۱۹۱۰ء	عہ
مس جی۔ ای شنکر	۳ ماہ	۱۰/
بابو سدھو	اشتہار	عہ



پریسبیٹیرین بیواؤں اور یتیموں کا فنڈ

یہ دیسی مسیحیوں کا سب سے پرانا فنڈ ہے اس سے بیواؤں اور یتیموں کو پنشن ملتی ہے۔ اور بچے بھی جبکہ وے سکولوں میں تعلیم پاتے وظیفے پا سکتے ہیں ۱۶ برس میں اس فنڈ نے ۸۰ ہزار روپیوں سے بیواؤں اور یتیموں کو پنشن دی ہے اگرچہ ممبران نے صرف ستر ہزار روپے چندہ اس فنڈ میں دیا ہے اور قریباً آدھ لاکھ روپے سود سے اس فنڈ میں آ چکے ہیں جس حساب سے اب بینک میں ۴۳ ہزار روپیہ نقد موجود ہے ہر ایک مسیحی مرد اور عورت اسکا ممبر ہو سکتا ہے رپورٹ پراسپکٹس (اردو و انگریزی) مینیجنگ ڈائرکٹر پادری والٹر جے کلارک ایم۔ اے نولکھا لاہور کو لکھنے سے بہت جلد مل سکتے ہیں +

دستور العمل نور افشاں

قیمت سالانہ اہل شہر سے بغیر محصولڈاک ۱۱؍
ہندوستان و پنجاب " " ۱؍۴
غیر ممالک سے " " ۵؍۶

قیمت ہر حالت میں پیشگی لیجائیگی

شرح اجرت اشتہارات

مقدار اشتہارات	سہ ماہی	ششماہی	سال تمام
کالم کا آٹھواں حصہ	۱؍۸	۲؍	۳؍
چوتھائی کالم	۲؍	۳؍	۵؍
نصف کالم	۳؍	۵؍	۸؍
پورا کالم	۵؍	۸؍	۱۵؍
پورا صفحہ	۱۰؍	۱۵؍	۲۵؍

ایک دفعہ کے لئے فی سطر ۲؍ مابعد کے لئے ۱؍ فی سطر ایک روپیہ سے کم کسی اشتہار کے لئے نہ لیا جائیگا +

نوٹ:۔ نامہ نگار اپنی اپنی تحریر کے آپ ذمہ وار ہیں +

اعلیٰ عرق کافور

جب کسی کو ہیضہ ہوتا ہے اُسکے گھر میں ایسی ہی پکار پڑ جاتی ہے اور گھبر کر یہی کہتے ہیں اگر پہلے ہی سے تھوڑا سا سوچو تو یہ تکلیف کیوں اٹھانا پڑے سکیوں نہیں ایک شیشی عرق کافور کی ہمیشہ گھر میں پاس رکھتے ہو یہ اعلیٰ عرق کافور جیسین صاحب کے مشہور اور تجربہ کی ہوئی ہیضہ کی انمول دوا ہے۔ گرمی کے دست پیٹ کا درد۔ مروڑ اور متلی کے لئے اکسیر کا اثر رکھتی ہے قیمت فی شیشی (۴؍) چار آنہ + محصولڈاک ایک شیشی سے چار شیشی تک (۵؍) پانچ آنہ +

عرق پودینہ

ہر ایک اہل بچہ دار کو یہ دوا گھر میں رکھنا چاہئے یہ عرق ولایتی پودینہ کی ہری پتیوں سے بنایا گیا ہے اسکا رنگ بھی مثل پتی کے سبز اور خوشبو بھی تازی پتیوں کے مانند رہتی ہے۔ یہ عرق ڈاکٹر برمن کی صلاح سے ولایت کے نامی دوا فروش نے بنایا ہے۔ پیٹ کے لئے یہ نہایت مفید دوا ہے۔ پیٹ کا پھولنا۔ ڈکار کا آنا پیٹ کا درد بدہضمی متلی اور اشتہا کا کم ہونا یہ سب بیماریاں اس کی ملاحظہ جلد دور ہو جاتی ہیں۔ گود کے بچوں کے لئے اس سے بڑھکر کوئی دوسری دوا نہیں ہے +
قیمت فی شیشی ۸؍ (آٹھ آنہ) محصولڈاک ۵؍ (پانچ آنہ)
مفصل حالات کی کتاب بلا قیمت ملتی ہے منگا کر ملاحظہ کیجئے۔
ڈاکٹر ایس۔ کے برمن نمبر ۵ و ۶ تاراچند دت اسٹریٹ کلکتہ

سی بی۔ بی ہائی سکول لودیانہ

قائم شدہ ۱۸۷۵ء

پُر فضا محل وقوع

مستند اُستادان

تسلی بخش انتظام دکھانا عمدہ

حرفتی کارخانجات

صرف نیک چلن عیسائی طلباء داخل ہو سکتے ہیں

شرح خرچ خوراک معہ فیس جماعت فی ماہ ۵؍

اگر دو طالب ایک ہی خاندان کے ہوں ۸؍ ۳ یا زیادہ ۱۲؍ کتب وغیرہ خرچ علاوہ ہوگا +

کارخانہ متعلقہ سکول ہذا میں جن رکشا گاڑی کولو کیرم وغیرہ و دیگر سامان مثل الماری۔ میز کرسی۔ وغیرہ وغیرہ نہایت عمدہ اول درجہ کی لکڑی کا نہایت ارزاں قیمت پر تیار ہوتا ہے۔ قیمت رکشا ۹۵؍ سے ۱۱۵؍ تک کولو ۱۲؍ +

مزید دریافت حال کے لئے مینیجر صاحب اسکول ہذا سے خط و کتابت کریں +

سنڈے سکول کے سبق

تصویردار پرچے سنڈے سکول

۲۵ عدد فی ہفتہ تمام سال کے لئے ۱۲؍

محصولڈاک علاوہ اور سنڈے سکول کے سبق

۵۲ ہفتوں کے واسطے

قیمت ۲؍ فی سبق محصولڈاک علاوہ۔ یعنے ۸ کاپی فی ہفتہ تمام سال کیواسطے صرف ایک روپیہ اور محصولڈاک یہ سبق اردو زبان اور فارسی حروف میں چھاپے جاتے ہیں اور چار قسطوں میں بھیجے جاتے ہیں +

یہ تمام سبق انٹرنیشنل سیریز کے مطابق تیار کئے جاتے ہیں جو تمام دنیا میں استعمال کی جاتی ہے۔ پادری ہنری فورمن صاحب ڈی۔ ڈی کی تصنیف سے نوٹس اردو میں تیار کئے جاتے ہیں اور اُنکے ساتھ انڈین بائبل ریڈنگ ایسوسی ایشن کی تلاوت کی فہرستیں بھی چھاپی جاتی ہیں

حقیقت یہ ہے

کہ یہ بائبل کی تعلیم کیواسطے سب سے عمدہ سبق ہیں۔ انکا سلسلہ ایسا چلتا ہے کہ سات سالوں میں کل بائبل کی تعلیم ملجاتی ہے یعنے پاک کلام کی پوری واقفیت ہو جاتی ہے۔ اسلئے ہم بذریعہ اس اشتہار کے ترغیب دیجاتی ہے کہ تمام مشن سکولوں میں یہ سبق بطور ٹیکسٹ بک کے استعمال کئے جاویں کئی ایک مشن اسکول ان کا استعمال کر رہے ہیں پر ہمارا مطلب ہے کہ تمام اسکولوں میں انکا رواج ہونا چاہئے کیونکہ یہ از حد مفید ہیں +

جو صاحب انکو چاہتے ہیں سو جلد اطلاع فرماویں درخواست بہ پادری ای۔ ایم ویری صاحب ڈی۔ ڈی لودیانہ لکھنا کافی ہے سال بھر کی قیمت پیشگی لیجائیگی سو وی۔ پی کے ذریعہ سے +

ممیرے کا سرمہ

مصنفہ جناب اسسٹنٹ کیمیکل اگزامینر صاحب بہادر گورنمنٹ پنجاب

معزز انگریزوں میڈیکل کالج کے پروفیسروں نامور ڈاکٹروں والیان ریاست اور ولایت کی یونیورسٹی کے سندیافتہ یورپین ڈاکٹروں نے بعد تجربہ اس سرمہ کی تصدیق فرمائی ہے کہ یہ سرمہ امراض ذیل کیلئے اکسیر ہے ضعف بصارت۔ تاریکی چشم۔ جالا۔ پڑوال۔ غبار۔ پھولا۔ سبل۔ سرخی۔ ابتدائی موتیا بند۔ پانی جانا۔ خارش وغیرہ معزز ڈاکٹر اور حکیم بجائے اور ادویہ کے آنکھوں کے مریضوں پر اب اس سرمہ کا استعمال کرتے ہیں چند روز کے استعمال سے بینائی بہت بڑھ جاتی ہے اور عینک کی بھی حاجت نہیں رہتی بچے سے لیکر بوڑھے تک کو یہ سرمہ یکساں مفید ہے قیمت اسلئے کم رکھی ہے کہ خاص و عام اس سے فائدہ اٹھا سکیں قیمت فی تولہ جو سال بھر کے لئے کافی ہے مبلغ دو روپیہ عہ ممیرے کا سفید اعلی قسم فی تولہ تین روپئے سے۔ خالص ممیرہ فی ماشہ بیس روپیہ عنہ۔ خرچ ڈاک بذمہ خریدار +

درخواست کے وقت اخبار کا حوالہ ضرور دیں

المشتہر

پروفیسر میان سنگھ آہلووالیہ

مقام بٹالہ ضلع گورداسپور پنجاب

پانچ ہزار روپیہ کا انعام

پادری ای ایم۔ ویری صاحب ڈی۔ ڈی۔ اڈیٹر و منیجر نورافشاں کے لئے مشن پریس لودیانہ میں باہتمام وائلی برادرز چھپا اور شائع ہوا